نوائے

24



تاریخی جامع مسجد چقچن خپلو

اسلام اے سیرت احمد

قائد عشاق ہے، تو پیر کامل نور

مظہر نور ہدایت، منبع علم الیقین

اتحاد امت مسلم کا سائل نور بخش

ہے ولادت گاہ قائن، پندرہ شعبان عید

کر لیا اپنی ادا سے نام حاصل نور بخش

تو طبیب جسم بھی ہے، اور حکیم روح بھی

فلسفی اور ماہر علم و مسائل نور بخش

مجتہد شرع مبین میں اور طریقت میں بھی پیر

طائر لا ہوت اور عرفان کا فاضل نور بخش

شاہد جبروت! تیرا مرتبہ قطب جہاں

سالکان دین کا مرجع ہے کامل نور بخش

تھا تری ہستی کا نصب العین رفع اختلاف

بدعتوں اور نفرتوں کے تھا مقابل نور بخش

نور کی تیرے قسم اب نور پھیلائیں گے وہم

ظلمتیں مٹ جائیں گی اے شمع محفل نور بخش

فکر کیا ذاکر تمہیں رہبر تمہارا شیخ ہے

ہو بہو شرع محمدؐ کا ہے عامل نور بخش

نوائے صوفیہ

۱۰

قسط نمبر ۵

فہرستِ مضامین

نگران اعلیٰ

ابو العرفان علامہ محمد بشیر صاحب

مجلس عاملہ

بابو محمد سلیم

فاچو محمد امین

چیف آرگنائزر

غلام حسین معروفی

مدیر

ڈاکٹر غازی محمد نعیم

مقام اشاعت

جامع مسجد صوفیہ نور بخشیہ

سیکٹر G-7/4

اسلام آباد

فہرست مضامین

(گذشتہ سے پیوستہ)

تفکر و تذکر

ازقلم اعازی محمد نعیم

تخلیق کائنات آیات قرآنی کی روشنی میں

ان فی خلق السموت ولارض واختلاف الیل والنھار لایت لا ولی الالباب ○ الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا و علی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموت ولارض ربنا ما خلقت ھذا باطلاج سبحنک فقنا عذاب النار ○ (آل عمران آیت ۱۹۰-۱۹۱)

ترجمہ: بے شک زمین اور آسمان کی تخلیق اور دن اور رات کے آنے جانے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں وہ جو اللہ کو کھڑے بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے یاد کرتے ہیں۔ اور زمین اور آسمان کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں۔ ہمارے رب تو نے یہ (سب) عبث نہیں بنایا۔ تو (سب عیبوں سے) پاک ہے۔ سو ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(۵) ھو الذی خلق السموت والارض بالحق ویوم یقول کن فیکون ○ الانعام آیت ۷۳

اور وہی ہے جس نے زمینوں اور آسمانوں کو ٹھیک طور پر پیدا کیا اور جس دن کہے گا کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گا۔

(۶) الحمد للہ الذی خلق السموت ولارض وجعل الظلمت والنور ثم الذین کفرو بربھم یعدلون ھو الذی خلقکم من طین ثم قضی اجلا

ترجمہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے زمین اور آسمان پیدا کیے اور اندھیرا اور اجالا بنایا۔ پھر بھی یہ کافر اپنے رب کے ساتھ اوروں کو برابر کیے دیتے ہیں۔ وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا ہے اور پھر ایک وقت مقرر کر دیا ہے۔

ان اللہ فالق الحب والنوی یخرج الحی من المیت و مخرج المیت من الحی ذلکم اللہ فانی تو فکون فالق الاصباح وجعل الیل سکنا والشمس والقمر حسبانا ذالک تقدیر العزیز العلیم ○ وھو الذی جعل لکم النجوم لتھتدو بھا فی ظلمت البر والبحر قد جعلنا الایت لقوم یعلمون ○ وھو الذی انشاکم من نفس واحدۃ ○ فمستقر ومستودع قد فصلنا الایت لقوم یفقھون ○ (الانعام آیت ۹۹)

ترجمہ۔ اللہ دانے اور گٹھلی کو پھوڑ نکالتا ہے۔ مردہ سے زندہ نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ۔ یہ ہے اللہ' پھر تم کدھر بہکے جاتے ہو۔ پھوڑ نکالنے والا صبح کی روشنی کا اسی نے آرام کے لیے رات بنائی اور حساب کے لیے چاند سورج بنائے یہ اندازہ زور آور خبردار کا رکھا ہوا ہے۔ اسی نے تمہارے واسطے ستارے بنائے کہ ان کے وسطے سے جنگل اور دریا کے اندھیروں میں راستے معلوم کرو۔ البتہ ہم نے علم والوں کے لیے اپنی نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں اور وہی ہے جس نے تم سب کو ایک نفس واحد سے پیدا کیا پھر تمہارا ایک ٹھکانہ اور ایک امانت رکھی جانے کی جگہ ہے البتہ ہم نے سوچنے والی قوم کے لیے اپنی نشانیاں کھول کر رکھ دی ہیں۔

ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش قف یغشی الیل النھار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ○ الا لہ الخلق ولا مر تبارک اللہ رب العلمین ○ الاعراف ۵۴

ترجمہ: بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے چھ دن میں زمین اور آسمان پیدا کیے اور پھر عرش پر برقرار پکڑا۔ رات پر دن کو اوڑھاتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا ہوا لگا آتا ہے اور سورج اور چاند کو اپنے حکم کا تابعدار بنایا سن لو اسی کا کام پیدا کرنا اور حکم فرمانا ہے۔ اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔

(۹) ھو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا وقدرہ منازل لتعلمو عدد السنین والحساب ما خلق اللہ ذالک الا بالحق یفصل الایت لقوم یعلمون (یونس آیت نمبر۵)

ترجمہ وہی ہے جس نے سورج کو ضیاء (چمک) بنایا اور چاند کو نور (بخشا) اور اسکی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب پہچانو۔ اللہ نے یہ سب کچھ تدبیر کے بغیر نہیں بنایا۔ سمجھ والوں کے لیے

اپنی نشانیاں ظاہر کرتا ہے۔

اللہ الذی رفع السموت بغیر عمد ترونھا ثم استوی علی العرش وسخر الشمس والقمر کل یجری لاجل مسمی یفصل الایت لعلکم بلقاء ربکم توقنون وھوالذی مدالارض وجعل فیھا رواسی وانھرا ومن کل الثمرات جعل فیھا زوجین اثنین یغشی الیل النھار ان فی ذالک لایت لقوم یتفکرون

اللہ وہی ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے اونچا کیا پھر عرش پر قائم ہوا اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا۔ ہر ایک مقرر وقت پر چلتا ہے۔ کام کی تدبیر کرتا ہے اور اپنی نشانیاں ظاہر کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملنے کا یقین کرو اور وہی ہے جس نے زمین پھیلائی اور اس میں بوجھ (پہاڑ) رکھے اور ندیاں (بنائیں) اور ہر طرح کے میوے بنائے اور ان میں دو دو قسم کے جوڑے بنائیں۔ دن پر رات کو ڈھانکتا ہے۔ اس میں فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

(۱۱) **وسخر لکم الشمس والقمر دائبین وسخر لکم الیل والنھار (ابراھیم ایت نمبر ۳۳)**

ترجمہ اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا دیا اور دن رات کو بھی تمہارے کام میں لگا دیا۔

ھوالذی سخر البحر لتا کلو منہ لحما طریا و تستخرجوا منہ حلیتہ تلبسو نھا النحل ایت نمبر ۱۴ ترجمہ اور وہی ہے جس نے دریا کو کام پر لگا دیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے گہنا نکالو جو تم پہنتے ہو۔

(۱۳) **لہ ما فی السموت وما فی الارض وما بینھما وما تحت الثری**

ترجمہ اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمان میں اور زمین میں اور ان دونوں کے درمیان اور گیلی زمین کے نیچے۔

اولم یرالذین کفروا ان السموت والارض کانتا رتقا ففتقنھما وجعلنا من الماء کل شی حی افلا یومنون

اور کیا نہیں دیکھا ان منکروں نے کہ آسمان اور زمین منہ بند تھے پھر ہم نے ان کو کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز بنائی پھر کیا یہ یقین نہیں کرتے؟

(۱۵) **ویمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ ان اللہ بالناس لروف رحیم**

اور تھام رکھتا ہے آسمان کو تاکہ وہ اس کے حکم کے بغیر زمین پر نہ گر پڑے بے شک اللہ لوگوں پر نرمی کرنے والا مہربان ہے۔

واللہ خلق کل دابتہ من ماء فمنھم من یمشی علی بطنہ ومنھم من یمشی علی رجلین ومنھم من یمشی علی اربع

اور اللہ نے بنایا ہر پھرنے والے کو پانی سے پھر کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے اور کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اور کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے۔

(۱۷) **تبرک الذی جعل فی السماء بروجا وجعل فیھا سراجا وقمرا منیرا** ترجمہ بڑی برکت ہے اس کی جس نے آسمان میں برج (بڑے بڑے ستارے) بنائے بنائے اور اس میں چراغ اور اجالا کرنے والا چاند رکھا۔

(۱۸) **امن یبدء الخلق ثم یعیدہ ومن یرزقکم من السماء والارض**

ترجمہ بھلا کون سرے سے بناتا ہے پھر اس کو دہرائے گا اور کون تم کو زمین اور آسمان سے روزی دیتا ہے۔

(۱۹) **انا زینا السماء الدنیا بزینتہ الکواکب والصافات مشویتمت**

ہم نے والے آسماکو ستاروں سے مزین کیا

(۲۰) اولم یروان اللہ الذی خلق السموت والارض ولم یعی بخلقھن

ترجمہ کیا نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے انکے بنانے میں نہ تھکا

(۲۱) **ولقد خلقنا السموت والارض وما بینھما فی ستہ ایام وما مسنا من لغوب الذریت ۳۸**

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے اور ہم کو کچھ تکان نہ ہوا=

(۲۲) الذی خلق سبع سموت طباقا ما تری فی خلق الرحمن من تفوت

جس نے سات آسمان تہہ بہ تہہ بنائے۔ کیا تو رحمن کے بنانے میں کچھ فرق دیکھتا ہے؟

(۲۳) وجمع الشمس والقمر یقول الانسان یو مئذ این المفر

اور قیامت کے دن چاند اور سورج اکٹھے ہوں گے۔ اور اس دن آدمی کہے گا کہ بھاگ کر کہاں چلا جاؤں؟

(۲۴) **وفتحت السماء فکانت ابوابا وسیرت الجبال فکانت سرابا (النباء ۱۹۔۲۰)** اور (قیامت کے روز) آسمان کو کھولا جائے گا اس میں دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ چلائیں جائیں گے تو وہ چمکتی ہوئی ریت ہو جائیں گے۔

(۲۵) **اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت واذا الجبال سیرت**

ترجمہ جب سورج کی دھوپ تہہ ہو جائے اور جب تارے میلے ہو جائیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں۔

(۲۶) اذا لسماء انفطرت واذا الکواکب انتثرت جب آسمان چر جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں

چند اہم نتائج

قرآن مجید کی ان آیات کریمہ کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم چند اہم نتائج حاصل کرتے ہیں جو ترتیب وار درج ذیل ہیں۔

اللہ تعالی نے تمام زمینوں اور آسمانوں کو چھ دن کی مدت میں خلق فرمایا (یاد رہے کہ اللہ تعالی کا ہر دن انسانوں کے ہزار سال کے برابر ہے اور یوں زمین اور آسمان کی مدت تخلیق ہمارے حساب سے چھ ہزار برس ہوئی) اللہ تعالی پھر ایک تخت پر متمکن ہوئے جس کا تصور ذہن انسانی کی رسائی سے باہر ہے۔

آیت الکرسی میں ارشاد ہوا ہے کہ اللہ کی کرسی تمام زمینوں اور آسمانوں کو گھیرے ہوئے ہے۔ زمین اور آسمان کے جملہ معاملات خدا تعالی کے علم میں ہیں۔

(۳) زمین اور آسمان کی تخلیق اور جملہ مظاہر قدرت اہل فکر کو انہیں سوچنے اور سمجھنے کی دعوت دے رہے ہیں۔

(۴) یہ عقل والے لوگ جو تخلیق کائنات میں غور و فکر کرتے ہیں دراصل ارباب ذکر (یعنی اہل تصوف) ہیں جو اٹھتے بیٹھتے ہمہ وقت اپنے رب کو یاد کرتے ہیں۔اور اس غور و فکر سے ان کے قلوب میں خالق حقیقی کی قدرت اور عظمت کا تصور مزید راسخ ہو جاتا ہے اور یوں وہ اپنے انجام کے بارے میں بھی فکر مند ہو جاتے ہیں۔

(۵) تخلیق کائنات کے لیے قادر مطلق کو صرف کن (ہو جا) کہنے کی ضرورت پڑی یعنی یہ عظیم الشان کارنامہ محض خالق کے ارادے کی قوت سے انجام پایا۔

(۶) تخلیق کائنات کا ایک اہم جزو اندھیرے اور روشنی کی خلقت ہے۔ نیز انسان کی تخلیق مٹی (یعنی غیر نامیاتی اجزاء) سے ہوئی۔

(۷) دنیا کا ہر کام خدا کی قدرت اور ارادے سے ہوتا ہے چاہے وہ کسی بیج کا اگنا ہو یا صبح کا طلوع ہونا۔ چاند سورج اور ستاروں کی تخلیق کا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ انسان ان سے فائدہ حاصل کرے۔ اور وقت کا حساب کرے۔ یعنی ایک طرف یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ تمام کائنات میں خالق کے نزدیک بنیادی اہمیت انسان کو حاصل ہے اور وہی اس جملہ تخلیق کا مرکز اور محور ہے اور دوسری طرف وقت ایک نہایت اہم چیز ہے جس کے حساب کے لیے خدا نے پیمانے بنائے ہیں۔ اور قدرت خداوندی کا اہم ترین مظہر ہے۔ تمام لوگ روحوں کی ایک وحدت سے بنے اور پھیلے اور آخر کار اپنے مبدا کی جانب سے لوٹ جائیں گے جس کا علم خالق حقیقی کو ہے۔

(۸) تخلیق کے تصور کا اعادہ۔ نظام کائنات خدا کے حکم کے زیر ہے۔

(۹) سورج خود چمکنے والی چیز ہے اور چاند اس سے روشنی حاصل کر کے منور ہونے والی شے ہے۔ دوبارہ ان کی تخلیق کا مقصد وقت کے حساب کو قرار دیا ہے۔

(۱۰) آسمانوں کو ستونوں کے سہارے کھڑا نہیں کیا بلکہ جملہ اجرام فلکی قانون تجاذب کی مدد سے ایک دوسرے سے مناسب فاصلے پر قائم یا متحرک ہیں۔

دوبارہ اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے کہ زمین میں مختلف چیزیں انسان کے فائدے کے لیے اور اسے غور و فکر پر مجبور کرنے کے لیے بنائی گئیں۔

(۱۱) اس بات کا اعادہ کہ شمس و قمر اور دن رات اس انسان کے فائدے کے لیے ہیں۔

(۱۲) دریاؤں کی تخلیق بھی انسان کے فائدے کے لیے ہوئی

(۱۳) زمین اور آسمان کے درمیان بھی خدا کی تخلیق کردہ مخلوقات موجود ہیں' اسی طرح زمین کے نیچے بھی اس کی مخلوق ہے اور یہ سب کچھ اسی کی ملکیت ہے۔

(۱۴) یہ ایک اہم نکتہ ہے کائنات کی جملہ چیزیں ابتداء میں بند صورت میں موجود تھیں پھر خدا نے ان کو پھیلا کر کل کائنات تخلیق کی۔ یہ تصور Big Bang یا عظیم دھماکے کے سائنسی تصور سے مطابقت رکھتا ہے۔

(۱۵) جملہ اجرام فلکی کشش کے اصولوں کے مطابق قائم ہیں اور یہ اللہ پاک کی قدرت کا مظہر ہے۔

(۱۶) تمام انسان' چوپائے اور رینگنے والے جانور پانی سے تخلیق ہوئے۔ یہ اس سائنسی تصور کے عین مطابق ہے کہ زندگی کا آغاز سمندروں میں ہوا اور یہ کہ جملہ زندہ اشیاء کی مادہ ترکیب میں پانی H_2O ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔

(۱۷) کائنات میں بے شمار بڑے بڑے ستارے بنائے گئے۔ چاند اور سورج کو زمین سے قربت دی گئی تاکہ انسان ان کی روشنی اور حرارت

سے فائدہ اٹھائیں۔

(۱۸) خدا تخلیق کائنات کے اس عمل کو (ایک بار کائنات کو فنا کرنے کے بعد) پھر دہرائے گا۔

(۱۹) جملہ ستارے جن سے کہکشاں بنی ہے اور جن کا تصور ماہرین سائنس اور فلکیات کے بس میں ہے صرف آسمان دنیا کی زینت ہیں (قرآن مجید میں ایسے سات آسمانوں کا ذکر ہے۔ اس سے کائنات کے پھیلاؤ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے)

(۲۰-۲۱) تھکاوٹ اور جلد بازی انسانی کمزوریاں ہیں خدا تعالیٰ کائنات کے اس عظیم الشان کام سے نہ تو تھکتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں۔

(۲۲) سات آسمان ترتیب وار اور ایک اعلیٰ تنظیم کے مطابق تخلیق ہوئے ہیں اس تخلیق میں ذرہ برابر بھی کہیں جھول نہیں ہے یعنی اس کائنات میں ایک نہایت نازک توازن کا نظام موجود ہے۔

(۲۳ تا ۲۴) آیات قیامت کے ظہور کے متعلق ہیں۔ قیامت کے روز وہ قوانین معطل ہو جائیں گے جن کے باعث کائنات کی جملہ اشیاء میں تجاذب اور توازن کا نظام قائم ہے۔ یوں تمام اجرام فلکی ایک دوسرے سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ سورج بے نور ہو جائے گا یعنی اس وقت تک سورج کی عمر ختم ہو جائے گی اور اس کی حدت زائل ہو جائے گی۔

اور وہ عظیم الشان دھماکے (جو ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کے دھماکوں سے مماثل ہیں) اور سورج کی حدت اور روشنی کا سبب ہیں آخر اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے۔ دیگر ستاروں میں بھی یہ عمل ختم ہو جائے گا۔ یوں کائنات اپنی تنظیم کھو کر انتشار اور بگاڑ (CHAOS) کا شکار ہو جائے گی اور قیامت کا ظہور ہو گا۔

گذشتہ کتب سماوی میں تخلیق کی کہانی

مضمون کا پہلا حصہ ختم کرنے سے پہلے ہم بائبل کے باب پیدائش کا خلاصہ بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن مجید کے حکیمانہ تصورات کے ساتھ تقابلی مطالعے کے نقطہ نظر سے قارئین کی دلچسپی کا باعث ہو گا۔ اس باب میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا نے تمام کائنات کو چھ دن میں بنایا۔ خدا ایسا قادر ہے کہ اس کے صرف حکم فرمانے سے دنیا وجود میں آ گئی۔ جو چیز خدا نے بنائی وہ کامل اور اچھی تھی۔

خدا نے ابتداء میں زمین و آسمان کو پیدا کیا اور زمین ویران اور سنسان تھی اور گہرائی کے اوپر اندھیرا تھا اور خدا کی روح پانی کی سطح پر جنبش کرتی تھی۔ خدا نے کہا کہ روشنی ہو جا اور روشنی ہو گئی اور خدا نے دیکھا کہ روشنی اچھی ہے اور خدا نے روشنی کو تاریکی سے جدا کیا اور خدا نے روشنی کو تو دن کہا اور تاریکی کو رات اور شام ہوئی اور صبح ہوئی سو دن ہوا۔

اور خدا نے کہا کہ پانیوں کے درمیان فضا ہو تاکہ پانی پانی سے جدا ہو جائے۔ پس خدا نے فضا کو آسمان کہا اور شام ہوئی اور صبح ہوئی سو دوسرا دن ہوا۔ اور خدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو کر خشکی نظر آئے اور ایسا ہی ہوا اور خدا نے خشکی کو زمین کہا اور جو پانی جمع ہو گیا تھا اس کو سمندر اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے اور خدا نے کہا کہ زمین گھاس اور بیج دار بوٹیوں کو اور پھلدار درختوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق پھلیں۔ اور جو زمین پر اپنے آپ ہی بیج رکھیں اگائے اور ایسا ہی ہوا۔ تب زمین نے گھاس اور بوٹیوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق بیج رکھیں۔ اور پھلدار درختوں کو جن کے بیج ان کی جنس کے موافق ان میں ہیں اگایا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے اور شام ہوئی اور صبح ہوئی سو تیسرا دن ہوا۔

اور خدا نے کہا کہ فلک پر نیر ہوں کہ دن کو رات سے الگ کریں اور وہ نشانوں اور زمانوں اور دنوں اور برسوں کے امتیاز کے لیے ہوں اور وہ فلک پر انوار کے لیے ہوں کہ زمین پر روشنی ڈالیں اور ایسا ہی ہوا۔ سو خدا نے دو بڑے نیر بنائے۔ ایک نیر اکبر کہ دن پر حکم کرے اور ایک نیر اصغر کہ رات پر حکم کرے اور اس نے ستاروں کو بھی بنایا اور خدا نے ان کو فلک پر رکھا کہ زمین پر روشنی ڈالیں اور دن پر اور رات پر حکم کریں اور اجالے کو اندھیرے سے جدا کریں اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی سو چوتھا دن ہوا۔

اور خدا نے کہا کہ پانی جانداروں کو کثرت سے پیدا کرے اور پرندے زمین کے اوپر فضا میں اڑیں اور خدا نے بڑے بڑے دریائی جانوروں کو ہر قسم کے جاندار کو جو پانی سے بکثرت پیدا ہوئے تھے۔ ان کی جنس کے موافق اور ہر قسم کے پرندوں کو ان کی جنس کے موافق پیدا کیا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے اور خدا نے ان کو یہ کہہ کر برکت دی کہ پھلو اور بڑھو اور ان سمندروں کے پانی کو بھر دو اور پرندے زمین پر بہت بڑھ جائیں اور شام ہوئی اور صبح ہوئی سو پانچواں دن ہوا۔

اور خدا نے کہا کہ زمین جانداروں کو ان کی جنس کے موافق چوپائے اور رینگنے والے جاندار اور جنگلی جانور ان کی جنس کے موافق

پیدا کرے اور ایسا ہی ہوا اور خدا نے جنگلی جانوروں کو ان کی جنس کے موافق اور زمین کے رینگنے والے جانوروں کو ان کی جنس کے موافق بنایا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے پھر خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں اور وہ سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں اور چوپایوں اور تمام زمین اور سب جانداروں پر جو زمین پر رینگتے ہیں اختیار رکھیں اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ نروناری ان کو پیدا کیا اور ان کو برکت دی اور کہا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور و محکم کرو اور سمندر کی مچھلیوں اور ہوا کے پرندوں اور کل جانوروں کے لیے اور ہوا کے کل پرندوں کے لیے اور ان سب کے لیے جو زمین پر رینگنے والے ہیں جن میں زندگی کا دم ہے کل ہری بوٹیاں کھانے کو دیتا ہوں اور ایسا ہی ہوا اور خدا نے سب پر جو اس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے اور شام ہوئی اور صبح ہوئی سو چھٹا دن ہوا۔

سو آسمان اور زمین اور ان کے کل لشکر کا بنانا ختم ہوا اور خدا نے اپنے کام کو جسے وہ کرتا تھا ساتویں دن ختم کیا اور اپنے سارے کام سے جسے وہ کر رہا تھا ساتویں فارغ ہوا۔ اور خدا نے ساتویں دن کو برکت دی اور اسے مقدس ٹھہرایا کیونکہ اس میں خدا ساری کائنات سے جسے اس نے پیدا کیا اور بنایا فارغ ہوا

قرآن مجید اور بائبل کے تقابلی مطالعے سے چند مشترک حقائق سامنے آتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) یہ کہ خدا نے تمام کائنات کی تخلیق چھ دن میں کی (یاد رہے کہ اس سے مراد انسانوں کے چھ دن نہیں ہیں)

(۲) پہلے پانی تخلیق ہوا اور تمام جاندار اشیاء کو پانی سے پیدا کیا۔

(۳) پانی کے بعد خشکی وجود میں آئی اور خشکی کے جانور، رینگنے والے اور چوپائے پیدا ہوئے جن کی خوراک کے لیے نباتات پہلے ہی پیدا کیے گئے تھے۔

(۴) آخر میں انسان کی تخلیق ہوئی جو قادر مطلق کی صنعت کاری کا کامل ترین نمونہ ہے۔ آیت قرآنی **لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم** ملاحظہ کیجئے

چنانچہ بنیادی طور پر کلام مجید اور بائبل میں موجود تخلیق کائنات کی کہانی ملتی جلتی ہے البتہ یہ فرق واضح طور پر سامنے آتا ہے کہ بائبل کی کہانی کو پڑھتے ہوئے صاف اندازہ ہوتا ہے کہ کسی انسانی کی زبانی سنائی جا رہی ہے۔ جبکہ قرآن مجید کی آیات کریمہ کا لہجہ ایسا جامع، پر اثر ہمہ گیر، عالمانہ، اور دو ٹوک ہے جو سوائے خالق کائنات کے کسی مخلوق کا نہیں ہو سکتا۔

علاوہ ازیں قرآن مجید کے چند ارشادات جدید ترین سائنسی تحقیقات سے حاصل ہونے والے نتائج سے ہم آہنگ ہیں۔ مثلاً زمین اور آسمان کے ابتداً منہ بند ہونے اور حکم الہی سے، اس کے کھول دیئے جانے کا ذکر تخلیق کائنات کے جدید سائنسی نظریہ سے مماثل ہے۔

(جاری ہے)

نوٹ: آئندہ شمارے میں کائنات اور تخلیق کائنات کے متعلق سائنسی معلومات نذر قارئین کی جائیں گی۔

○

توجہ فرمائیں

قسط نمبر ۱۰ میں مستقل خریداروں کی فہرست میں چند نام اور پتوں میں غلطیاں سرزد ہوئی تھیں ادارہ ان مستقل خریداروں سے معذرت خواہ ہے صحیح نام اور پتے درج ذیل ہیں۔

۱۲۔ ڈرائیور احسان علی
۱۳۔ ہیڈ کانسٹیبل غلام محمد سرمو پل
۱۵۔ کانسٹیبل محمد بشیر وائرلیس، آپریٹر خپلو تھی
۲۲۔ محمد اقبال محلہ کمبا بھونگ خپلو
۲۵ کانسٹیبل نور علی موز ٹھو خپلو پائین
۲۹ غلام علی اے ایس آئی ٹریفک پولیس برانچ خپلو
۴۳ کانسٹیبل محمد جعفر گریوں خپلو
۶۰ کانسٹیبل محمد اسماعیل محلہ کوروستو
۶۷ محمد موسیٰ ٹی جی ٹی ڈغونی
۱۰۰ غلام حسین تبسم ہوشے
۱۱۳ فدا علی گو پہ کورو
۱۱۴ موسیٰ علی گو پہ کورو
۱۴۱ سجاد حسین بلخاری مظفر آباد

مولانا عبدالحمید
مجرہائی اسکول ٹھکس

القرآن (گزشتہ سے پیوستہ)

قرآن کے حقوق

قران مجید پر ایمان:

قرآن مجید فرقان حمید جو تمام بنی نوع انسان کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے اور جو شفاء لما فی الصدور یعنی دلوں کی بیماری کا علاج ہے انسان پر اس کے کئی حقوق ہیں۔ ان میں پہلا حق یہ ہے کہ انسان قرآن مجید پر صدق دل سے ایمان لائے اسکی صداقت حقانیت اور من جانب اللہ ہونے پر کامل یقین رکھے چنانچہ اس امر عظیم کی طرف قرآن ہمیں یوں متوجہ کرتا ہے

ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ..... والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک (سورۃ البقرہ ۳ : ۲)

یہ کتاب متقین کے لیے ہدایت ہے (پھر متقین کی متعدد صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں) جو (اے نبی) آپ پر نازل کردہ کتاب اور آپ سے پہلے منزل کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا۔ **والذین ہم بآیتنا یومنون (الاعراف ۷ : ۱۵٦)**

(ترجمہ) اور وہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں ایک اور جگہ یوں ارشاد فرمایا **من الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون (البقرہ ۲۸۵:۲)** (ترجمہ) رسول اللہ جو کچھ ان کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لائے اور ان کے ساتھ مومنین بھی

ایک جگہ یوں ارشاد ہوا **اذا جائک الذین یومنون بآیتنا فقل سلام علیکم (الانعام ۶:۵۴)**

اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تمہارے پاس آئیں تو تم سلام علیکم (تم پر خدا کی سلامتی) کہو ایک جگہ اس کتاب پر ایمان نہ لانے والوں کو ہدایت سے محروم قرار دیتے ہوئے یوں فرمایا

الذین لایومنون بآیات اللہ لا یھدیھم اللہ (النحل ۱۰۴:۱٦)

مذکورہ آیات کریمہ میں قرآن مجید ہم سے اسکی آیتوں پر ایمان لانے کا پرزور مطالبہ کر رہا ہے۔ جب تک کوئی اس کتاب پر ایمان نہیں لاتا وہ دائرہ ایمان اسلام کے عظیم قلعہ میں داخل نہیں ہو سکتا اور کفر کا بدنما داغ اسکے عظیم منصب انسانیت کو داغ دار کرتا رہے گا جبکہ اس کتاب پر اعتقاد انسان کو ایمان کے زیور سے آراستہ کرتا ہے

قرآن کی تلاوت

ایمان کے نور سے جب کفر کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں تو بندہ مومن کی ذمہ داریاں اور بڑھ جاتی ہیں پھر اس پر قرآن کی تلاوت و قرات لازم ہو جاتی ہے کیونکہ قرآن اپنے اس حق کا بھی جا بجا ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔

اس ارشاد باری تعالی ہے **فاقروا ماتیسر من القرن**

ترجمہ: قرآن مجید سے جتنی مقدار تمہیں میسر (اور ممکن) ہو اسکی قرات و تلاوت کیا کرو حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیھم السلام اللہ تعالی سے یوں دعا گو ہیں۔

ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم ایاتک البقرہ ۲:۱۲۹

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار مکہ والوں میں سے ایک رسول بھیج جو اسکو تیری آیتیں تلاوت کر کے سنائے اللہ رب العزت نے انکی دعا قبول فرمائی اور یوں ارشاد فرمایا۔

وہی اللہ جس نے ان پڑھ لوگوں کے درمیان ان ہی سے ایک رسول (محمؐ) بھیجا جو انکے سامنے اسکی آیتیں تلاوت کرتا ہے۔

ایک جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے۔ ترجمہ: اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اسکی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں تلاوت قرآن کی برکات کو یوں بیان فرمایا۔

جب اہل ایمان پر آیات قرآنی کی تلاوت کی جاتی ہے تو یہ تلاوت ان کے ایمان کو اور زیادہ مستحکم کرتی ہے دوسری جگہ یوں بھی ارشاد فرمایا ترجمہ: اور تو دیکھتا ہے کہ جب یہ لوگ اس (قرآن کو سنتے ہیں جو ہمارے رسولؐ پر نازل کیا گیا ہے تو ان کی آنکھوں سے بے ساختہ (چھلک کر) آنسو جاری ہو جاتے ہیں گویا اس فریضہ حق کی ادائیگی زیادتی ایمان اور استحکام ایمان کا ذریعہ ہے۔

ابوالعرفان محمد بشیر

مجموعہ شریعت محمدیہ

گذشتہ سے پیوستہ

ووجب فی الخلاء ان لا تستقبل القبلۃ ولا تستدبرھا وان لا تقضی الحاجۃ فی الماء جاریا کان او راکدا الا فی البحر لقلۃ ضرورۃ وان تستر العورۃ من الناس

ترجمہ: بیت الخلا کو جانے کی صورت میں واجب ہے کہ آپ قبلہ کی طرف نہ منہ کر کے بیٹھ جائیں نہ ہی پیٹھ کر کے۔ آپ پانی میں بھی قضائے حاجت نہ کریں خواہ پانی بہہ رہا ہو خواہ ٹھہرا ہوا ہو۔ مگر سمندر میں قضائے حاجت اس حکم سے مستثنیٰ ہے کیونکہ ضرورت کی وجہ سے ایسا کرنا روا ہے۔ نیز لوگوں سے اپنی شرمگاہ کو چھپائے رکھنا واجب ہے۔

وضاحت

مذکورہ بالا عبارتوں میں قضائے حاجت کے موقع پر آدمی کے لیے چار چیزوں کا لحاظ رکھنا واجب قرار دیا گیا ہے۔

۱۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت نہ کرنا

۲۔ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے قضائے حاجت نہ کرنا

۳۔ پانی میں قضائے حاجت نہ کرنا چاہیے پانی بہنے والا ہو چاہے رکا ہوا ہو۔

۴۔ شرمگاہ کو لوگوں سے چھپائے رکھنا

نمبر۱ اور نمبر۲ اس وجہ سے واجب قرار دیے گئے ہیں تاکہ سمت قبلہ کی توہین نہ ہو۔ نمبر۳ اس وجہ سے واجب قرار دیا گیا ہے کہ پانی ایک نعمت الٰہی ہے۔ اس سے ناپاکی دور کی جاتی ہے۔ پیاس بجھائی جاتی ہے۔ کھانے تیار کئے جاتے ہیں اور سینکڑوں انسانی ضروریات اس سے پوری کی جاتی ہیں۔ پس ایسی عظیم الفوائد چیز کو گندگی سے آلودہ کرنا نہایت قابل مذمت فعل ہے اور حفظان صحت کے اصولوں کے منافی کام بھی شمار ہوتا ہے۔ لہٰذا شریعت مطہرہ نے پانی میں بول و براز کرنے سے سخت منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ندی نالوں میں بہنے والا پانی ہو یا تالابوں اور جوہڑوں میں رکا ہوا پانی ہو۔ دونوں صورتوں میں اس میں قضائے حاجت کرنا شرعاً ممنوع قرار پایا ہے۔

سمندر کا پانی

سمندر ایک نہایت وسیع و عریض اور عمیق آبی ذخیرے کا نام ہے جو اس کرہ ارضی کے تین چوتھائی حصوں پر محیط ہے۔ دنیا میں بہت سے تجارتی قافلے سمندری راستوں سے گزرتے ہیں۔ بڑے بڑے مال بردار بحری جہازوں کے ذریعے لاکھوں ٹن سامان وغیرہ کی برآمدات بحری راستوں کی مرہون منت ہیں ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک کا فاصلہ کئی دنوں میں طے ہوتا ہے۔ ایسے میں انسان سمندر کے پانی میں قضائے حاجت پر مجبور ہو جاتا ہے اس وجہ سے شریعت محمدیہ نے سمندر کے پانی میں قضائے حاجت کرنے کو شدید ضرورت کی بنا پر ممنوع حکم سے مستثنیٰ رکھا ہے۔

نمبر۴۔ اس وجہ سے واجب قرار دیا گیا ہے کہ شرمگاہ فطری طور پر بھی اور شرعاً چھپائے رکھنے کی چیز ہے اس بارے میں اگر آزادی ہے تو صرف میاں بیوی کے لیے ہے۔ میاں اپنی بیوی کی شرمگاہ کو دیکھ سکتا ہے اور بیوی اپنے میاں کی شرمگاہ کو دیکھ سکتی ہے شدید ضرورت اور مجبوری کی صورت میں معالج سرجن بھی بیمار افراد کی شرمگاہ کا معائنہ کر سکتا ہے۔ ان صورتوں کے سوا شرمگاہ ہر حالت میں قابل ستر چیز ہے اور اسکی پردہ پوشی واجب ہے۔ پھر قضائے حاجت کا منظر اور بھی زیادہ پردہ پوشی کا متقاضی ہے۔ اس منظر کو زوجین میں سے بھی کوئی دیکھنا پسند نہیں کرتا ہے لہٰذا شریعت محمدیہ کی رو سے شرمگاہ کو قضائے حاجت کے وقت دوسروں سے چھپائے رکھنا واجب ہے۔ اس وجہ سے اس ضرورت کے لیے بیت الخلاء تعمیر کیا جاتا ہے تاکہ یہ مخصوص منظر دوسروں کی نظروں سے اوجھل رہے۔

(جاری ہے!)

گزشتہ سے پیوستہ

بقیہ تصوف

تصوف نوربخش

ممتاز حسین سینوی ڈگری کالج سکردو بلتستان

ختم شد بر تو اسیری شرح حسن نور بخش تا بو صف اولے او کردی سخن افتتاح فرمان باری تعالیٰ ہے **والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین**۔ ترجمہ جو لوگ ہماری رضا کی خاطر کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنی راہوں پر لگا دیتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ اللہ پاک نیکو کاروں کے ساتھ ہے آج کے دور میں صوفی سے مراد ایسا شخص ہے جو دنیا سے قطع تعلق کرے یا بالکل گوشہ نشینی اختیار کرے۔ یا مجذوب بن کر شرعی قوانین سے بے نیاز ہو جائے سید محمد نور بخش کے ہاں تصوف سے مراد ریاضت و مجاہدہ یعنی رضائے الٰہی کے حصول کے لیے کوشش اور جدوجہد مسلسل ہے فرمان نبوی کے مطابق

آپ نے اس جہد مسلسل کو جہاد اکبر کا نام دیا ہے اور اس جہاد کے لیے کسی ایسے امام کی سرپرستی لازمی قرار دی ہے جو جملہ صفات حسنہ سے مزین ہو آپ فرماتے ہیں کہ جہاد اکبر (یعنی نفس کے ساتھ جہاد) کی انجام دہی کے لیے چاہیے کہ امام ایسا ولی ہو جو ولایت کے مقامات میں کمال درجے پر فائز ہو جو دل کے سات کیفیاتی طور طریقے یعنی مختلف غیبی روشنیاں، احوال کشف، احوال مشاہدہ، احوال معائنہ اور روحانی تجلیات، جو آثار و افعال صفات الٰہیہ اور مظاہر ذات حق سے وابستہ ہیں اور جملہ تجلیات سے مانوس ہو وہ عالم لاہوت میں فنا ہونے والا ہو عالم جبروت میں باقی رہنے والا ہو جملہ مظاہر کلیہ کا حامل ہو معرفت والا ہو پکا موحد ہو جملہ اشیاء کی حقیقتوں کی تحقیق کرنے والا ہو جملہ احوال کا معائنہ کرنے والا ہو صرف کانوں سے سننے پر قناعت کرنے والا نہ ہو ہدایت کرنے والا ہو روحانی راہوں پر چلنے والوں کو مناسب جملہ سیاسی مصلحتوں اور ریاضتوں کے ذریعے سے درجہ کمال کو پہنچانے والا ہو سالکین کے اخلاق کو پاکیزہ رکھنے میں ان کا حکیم ہو سالکین کے بود و باش اور خلقت کو درست رکھنے کے لیے وہ ان کا ڈاکٹر ہو شریعت کا مجتہد ہو طریقت کا مجاہد ہو علم الیقین عین الیقین حق الیقین کی صورتوں میں حقیقت تک رسائی پانے والا ہو ان علوم کے اصول و فروع کلیات اور جزویات پر یقین رکھنے والا ہو سالکین کے تزکیہ نفوس کے لیے کوشاں رہنے والا ہو اور ان کی قلبی صفائی میں ان کا مددگار ہو ان شرائط کے مطابق مرشد کے لیے لازمی ہے کہ وہ شریعت کا مجتہد ہو

کون کہتا ہے؟ کہ طریقت والے شریعت سے بے نیاز بھی ہوا کرتے ہیں طریقت کے نام پر شریعت کو پامال کرنے والے اور ان کے ماننے والے شیطان کے مرید ہیں ہر وہ شخص جو اپنے ہاتھوں اپنا حلیہ بگاڑ کر فقیر کہلوانا چاہتا ہے شاہ سید نے ایسے مصنوعی قلندر کی مذمت کی ہے لیکن وہ جس کے دماغ کا پردہ تجلی نور حق سے ہٹ چکا ہے اسکے متعلق ہمیں کچھ نہیں کہنا چاہیے لوگ کہتے ہیں کہ تصوف اور سیاست متضاد چیزیں ہیں مگر سید العارفین کے مطابق مرشد ایسا ہونا چاہیے جو سالک کو جملہ سیاسی مصلحتوں اور ریاضتوں کے ذریعے سے کمال تک پہنچانے والا ہو سید العارفین غوث المتاخرین حضرت شاہ سید محمد نور بخش نے سالکوں کے لیے جہد مسلسل کی تلقین فرمائی ہے وصیت میں فرماتے ہیں

سالکوں کے کو چاہیے کہ ریاضت میں کوشش کریں تاکہ کشف حال حاصل ہو جائے تاکہ دین مضبوط ہو جائے اور دنیا عدل و انصاف سے بستان سرا بن جائے اے اہل ایمان اگر ہم بھی کچھ ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں سید العارفین قدوۃ السالکین شاہ سید محمد نور بخش کے اس فرمان پر عمل کرنا چاہیے

یا جا بجو علی مردانہ وار
درراہ اسلام نے زن ذوالفقار

مولا علی کی طرح مردانہ وار نکلو اور اسلام کی راہ میں تلوار اٹھا کر جہاد کرو

در کمال معنوی کوشش نما اے نور بخش
کیں جہان بے وفا ہم چوں کف دریا بود

اے نور بخش تو کمال معنوی کی کوشش کر یہ دنیا دریا کے موجوں کی طرح بے وفا ہے

حرف آخر

سید حسین شاہ موسوی
شگر بلتستان

قدوم الاولیاء جناب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ایک مناجات نما فرمان میں اہل تصوف کے ہر فرد صوفی کے لیے ایک باکردار مرد مومن اور ریاضت و مجاہدہ سے فیضیاب ہونے والے مرد مجاہد کی عملی زندگی کا معیار بتا دیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس معیار پر پورا اترنے کی کوشش کریں تاکہ ہمارا شمار بھی باکمال اصحاب صوفیہ میں ہو سکے اور ہم خشک صوفیوں اور ریاکار ملاؤں کی ظاہری مستی کی صورتوں میں کھو کر نہ رہ جائیں کیونکہ جعلی صوفی وہ ہوتا ہے جو طریقت کو پابند شریعت رکھنے سے قاصر رہتا ہے اور مرشد کا روپ دھار کر گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کرتا ہے خشک ملا وہ ہوتا ہے جو صرف گفتار کا غازی بن کر رہ جاتا ہے اور اس کی زندگی عمل کو ترستی ہے۔ اس حقیقت کا اظہار حکیم الامت علامہ اقبال کے بھی مندرجہ ذیل شعر میں اظہار تاسف کے پیرائے میں کیا ہے۔

صوفی کی طریقت میں فقط مستی احوال
ملا کی شریعت میں فقط مستی گفتار

اللہ تعالیٰ ہمیں تصوف اسلامی کی حقیقی روح کی تفہیم اور اس کے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اقوال معروف کرخی

۱ بغیر عمل کیے بہشت کی آرزو رکھنا گناہ' بغیر ادائے سنت کے امید شفاعت رکھنا محض غرور اور دھوکا اور بغیر فرمانبرداری کے امیدوار رحمت ہونا محض جہالت اور حماقت ہے۔

۲۔ دولت کے بھوکے کو حقیقی راحت کبھی نصیب نہیں ہو سکتی۔

۳ جس طرح تو برائی سننے کو ناپسند کرتا ہے' اسی طرح اپنے آپ کو مدح سرائی سے بھی بچا۔

۴۔ حق تعالیٰ جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو حسن عمل کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے۔

۵۔ آنکھ سب کی طرف سے بند کرے خصوصاً بری نگاہ سے کبھی نہ دیکھ

۶۔ محبت ایک ایسی چیز ہے جو سیکھنے یا کسی کے بتانے کی کی نہیں۔

۷۔ حب دنیا کو ترک کرو کیونکہ اگر دنیا کی ذرا سی چیز بھی تمہارے دل میں ہو گی تو سجدہ کرنے میں بھی تم اس کو فراموش نہ کر سکو گے۔

۸۔ جو کچھ رنج و مصیبت تم کو پیش آئے' اس کی شکر گزاری اس کے پوشیدہ رکھنے ہی میں ہے۔

۹۔ دنیا کا لفظ دنایت سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں خواری' ذلت' کمینگی' اس سے اندازہ لگاؤ کہ دنیا کی چیز ہے۔

۱۰۔ وہ بنیاد جو کبھی ویران نہ ہو' عدل ہے۔ وہ تلخی جس کا آخر شیرینی ہو صبر ہے۔ وہ شیرینی جس کا آخر تلخ ہو' شہرت ہے' بیماری جو علاج پذیر نہ ہو الہی ہے۔ وہ بلا جس سے لوگوں کو بھاگنا چاہیے' عیش ہے۔

۱۱ شرک ظاہر بتوں کی پرستش اور شرک باطن مخلوق پر بھروسہ رکھنا ہے۔

۱۲۔ تواضع یہ ہے کہ جس کسی سے بھی تو ملے' اپنے سے بہتر جانے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا' عالم ہو یا جاہل' مومن ہو یا کافر

۱۳۔ عقلمند وہ ہے کہ جب اس پر کوئی مصیبت نازل ہو تو اول روز وہی کرے جو کہ وہ تیسرے روز کرے گا۔

۱۴۔ پوچھا گیا کہ مصائب دنیا کی کیا دوا ہے۔؟ فرمایا خلق سے دور اور خالق سے نزدیک رہنا۔

۱۵۔ عورت طالب حق کا مرشد اس کا شوہر ہے اگرچہ اس کا شوہر خود طالب حق نہ ہی ہو۔

۱۶۔ جو کوئی ہم کو اللہ تعالیٰ کے نام پر دھوکا دے گا' ہم اس کا دھوکا کھالیں گے۔

۱۷۔ اگر صاحب بدعت کو دیکھو کہ ہوا پر چلتا ہے تو بھی اس کو قبول نہ کرو۔

۱۸۔ کسی بزرگ سے کسی گناہ کا سرزد ہو جانا اسے مباح نہیں کر دیتا۔

شاہ سیّد رح کا مذہب

سید نواز حسین
خطیب خانقاہ معلیٰ
گلاب پور شگر

سید العارفین غوث المتاخرین حضرت شاہ سید محمد نور بخش علیہ الرحمہ اپنی تصنیف الفقہ الاحوط میں ارشاد فرماتے ہیں

ان اللہ امرنی ان ارفع الاختلاف من بین ھذہ الامۃ اولا فی الفروع و ابین الشریعۃ المحمدیہ کما کانت فی زمانہ من غیر زیادۃ او نقصان وثانیا فی الاصول من بین الامم و کافۃ اھل العالم فشرعت فیہ بالتسھیل وھو حسبی ونعم الوکیل ترجمہ : اللہ پاک نے مجھے اس بات پر مامور کیا کہ میں سب سے پہلے اس امت کے آپس میں موجود فروعی اختلاف کو دور کروں اور حضرت ختم الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو کسی قسم کی کمی یا زیادتی کے بغیر اس طرح بیان کروں جسطرح خود شارع علیہ الصلوۃ السلام کے زمانے میں رائج تھی= بعد ازاں سب امتوں اور اہل دنیا کے مابین موجود اصولی اختلاف کو دور کروں چنانچہ آسان انداز میں میں نے شروع کیا اللہ میرے لیے کافی اور بہتر کارساز ہے۔

دعویٰ غوث الاعظم میر محمد نور بخش کی تصدیق کرتے ہوئے صاحب المنجدیوں رقمطراز ہیں:۔

نور بخش (محمد) ۱۳۹۳ - ۱۴۶۴) ولد فی قہستان وتوفی فی الری موسس الطریقۃ النور بخشیہ۔ دعا الناس الی الایمان بہ مھدیا واماما وخلیفۃ' سجن و اخرج عنہ' لہ الفقہ الاحوط وضع فیہ علی ما یقال منھجا وسطا بین تعالیم السنیۃ والشیعۃ ترجمہ نور بخش اصل نام محمد (۱۳۹۳ - ۱۴۶۴) آپ قہستان میں پیدا ہوئے اور رے (تہران) میں انتقال فرما گئے۔ آپ مسلک نور بخشیہ کے بانی ہیں۔ آپ نے ایک ہدایت یافتہ امام اور خلیفہ کا سا کردار ادا کرتے ہوئے لوگوں کو ایمان کی دعوت دی آپ کو قید کیا گیا اور پھر رہائی نصیب ہوئی۔ آپ کا علمی شہکار الفقہ الاحوط ہے۔ یوں کہا جاتا ہے کہ آپ نے الفقہ الاحوط میں سنی اور شیعی تعلیمات کے مابین متوسط مسلک کو بیان کیا۔



آستانہ شاہ سید محمد نوربخش رح کا
اندرونی منظر
بشکریہ
علی زمان تھگسی

اسی طرح جلوہ کشمیر میں ڈاکٹر صابر آفاقی صاحب لکھتے ہیں سید محمد نور بخش نے اہل تسنن اور اہل تشیع کے درمیان ایک اعتدال کی راہ پیدا کر کے دونوں فرقوں کو نزدیک ترلانے کی سعی و کوشش کی اور نور بخشیہ فرقہ اسی راہ اعتدال پر گامزن ہوا۔

کتاب "سید علی ہمدانی" میں ڈاکٹر محمد ریاض صاحب نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے۔

"نور بخشی فرقہ سنیوں اور شیعوں کے عقائد کا ایک عجیب آمیزہ ہے اور اس فرقے کے کئی ہزار لوگ بلتستان اور اس کے نواح میں آباد ہیں"

مندرجہ بالا شواہد کے باوجود بعض اصحاب نے غوث المتاخرین شاہ السید علیہ الرحمۃ کو شیعہ یا سنی قرار دینے کی کوشش کی ہے جب کہ درحقیقت غوث المتاخرین نہ سنی تھے اور نہ شیعہ بلکہ ایک جداگانہ مذہب (صوفیہ) سے انکا تعلق تھا۔

اہل تصوف زمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی تزکیہ نفس اور تطہیر قلب میں مشغول رہے اور پاکیزہ اخلاق کو فروغ دیتے رہے جبکہ دوسرے لوگ لذت دنیا میں مستغرق ہو کر نمود نمائش کی خاطر گروہوں میں بٹ گئے اور افراط و تفریط کا شکار ہو گئے اور انہوں نے ایک دوسرے پر بہتان تراشی کے شوق میں کتب کثیرہ لکھ ڈالیں جسکی وجہ سے آج مسلمان تسبیح کے دانوں کی طرح بکھرے ہوئے ہیں۔ اس کے

باقی صفحہ ۳۱ پر

سجاد حسین بلغاری

فقہ احوط نقیب اتحاد بین المسلمین

ہر دور بنیادی طور پر عبوری دور ہوتا ہے جب کوئی قوم کسمپرسی اور ہیجان کے طویل دورانئے سے گزر رہی ہو اور اس کے راہنما بھی عین الیقین کی حدل تک نہ پہنچ پا رہے ہوں' بلکہ اپنے اپنے فقہی مکتب فکر کی اساس قرآن و سنت کے علاوہ اجماع قیاس اور استحسال پر رکھنے پر مجبور ہو رہے ہوں' تو ایسے وقت میں اس قوم میں کسی ایسے فرد کا نمودار ہونا نعمت خداوندی ہی تصور کیا جا سکتا ہے' جو ماضی اور حال پر تنقیدی نظر ڈالتے ہوئے نئی سوچ اور نئی فکری راہوں کی نشاندہی کر سکے۔ جو علم الیقین حق الیقین اور عین الیقین کی منزلوں سے بنفس نفیس گزرا ہو۔ چنانچہ سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش اپنی شہرہ آفاق فقہی تصنیف الفقہ الاحوط میں ارشاد فرماتے ہیں۔ "اے میرے قابل صاحب عدل' علم والے' فضیلت والے' اسرار کو کھولنے والے' حق کی رسائی والے ہدایت والے باکمال بیٹے اللہ تجھے شریعت' طریقت' اور حقیقت تینوں کی پوری پہچان عطا کرے اللہ پاک نے مجھے اس بات پر مامور کیا ہے کہ میں پہلے اس امت کے آپس میں موجود فروعی اختلافات کو دور کروں اور شریعت محمدیہ کو کسی قسم کی کمی یا اضافے کے بغیر اس طرح بیان کروں جیسی خود شارع کے زمانے میں رائج تھی اور بعد دیگر امتوں اور تمام دنیا والوں کے آپس کے اصولی اختلافات کو دور کروں۔ چنانچہ میں نے آسان انداز کے ساتھ اس بات کا آغاز کیا ہے۔ اللہ تعالی میرے لیے کافی ہے اور وہی کارساز ہے۔

شاہ سید کا عظیم کارنامہ

غوث المتاخرین سید محمد نور بخش کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے قرآن' حدیث اور سلسلہ ذہب کے بزرگوں کی تعلیمات کو جو سینہ بہ سینہ آپ تک پہنچی تھیں۔ غور و فکر کے بعد محروم اقوام کو تدبیر منزل کی نوید سناتے ہوئے صفحہ قرطاس پر منتقل کیا۔ فقہ نور بخش کا یہ مرکزی نقطہ ایک طویل روحانی سفر (شریعت' طریقت اور حقیقت کے مراحل) اور گہرے غور و فکر کا نتیجہ تھا۔ یوں شاہ سید نے مسلمانوں کے درمیان پائے جانے والے فروعی اختلافات کو رفع دفع کر کے تمام عالم اسلام کو ایک ہی پلیٹ فارم پر لا کر مذہبی تعصب اور تنگ نظری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے ایک عظیم تحریک چلائی۔

مسلمانوں کے داخلی تضادات

عہد رسالت مآبؐ کے بعد مسلمانوں کے آپس کے اختلافات سے اسلام کی اصلی حالت میں تبدیلیاں رونما ہونا شروع ہوئیں۔ ان حالات میں کلام الہی تو اپنی اصلی حالت میں محفوظ رہا لیکن احادیث رسول کے نہ صرف مفاہیم میں فرق آیا بلکہ عبارات میں بھی تحریف ہوئی۔

فقہاء کا کردار

جوں جوں اختلافات بڑھتے گئے دین اسلام میں نئے نئے اختراع پیدا ہونے لگے۔ ہر فرقہ دوسرے کو نہ صرف اجنبی سمجھنے لگا بلکہ ایک دوسرے کے خلاف قسم قسم کے فتوی بھی صادر کرنے لگے۔

مختلف فقہاء نے اپنے اپنے مکتب فکر کی اساس قرآن و سنت کے علاوہ اجماع اور قیاس پر بھی رکھی ہے۔ انہوں نے اپنی فقہی کتب میں خطاء و صواب دونوں کو جائز رکھا ہے۔

فقہ احوط کا مقام

جبکہ فقہ احوط وہ فقہی کتاب ہے جس میں خطا و ثواب کا کوئی امکان ہی موجود نہیں ہے بلکہ صاحب کتاب اپنے اجتہاد پر سوفی

باقی صفحہ ۴۰ پر

غلام حسن حنو

احوال شیخ معروف کرخیؒ

گزشتہ سے پیوستہ

موت کا خوف، طول امل اور طہارت

ان بزرگوں کی تعلیم و تربیت [illegible] تھا کہ ہر دم موت آنے کا خدشہ رکھتے تھے۔ زہد و تقویٰ معاملات کی صفائی اور طہارت ان کے پیش نظر رہتی تھی۔ تزکیۂ نفس، تصفیۂ نفس اور تجلیۂ روح میں کمال پیدا کیا تھا۔ احتیاط پر عمل کرتے تھے

ایک دن وضو ٹوٹ گیا۔ اسی وقت تیمم کر لیا اور پھر وضو کرنے کے لئے اٹھے۔ حالانکہ آپ دریائے دجلہ کے بالکل نزدیک تھے دوستوں نے ٹوکا کہ جا کر وضو کریں۔ دریا نزدیک ہے منٹوں میں وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ یہاں تیمم کیوں؟ آپ نے فرمایا تم یہ کیا کہہ رہے ہو، ہوسکتا ہے کہ میں وہاں پہنچنے سے پہلے ہی مر جاؤں اور بغیر طہارت کے رہ جاؤں۔

ایک دفعہ آپ نے تکبیر (اقامت) کہی اور محمد بن المی توبہ سے فرمایا کہ وہ نماز پڑھائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نماز تو میں پڑھاؤں گا۔ لیکن دوسرے لوگ آئندہ نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا۔ تم اپنے دل میں کہتے ہو کہ میں دوسری نماز پڑھاؤں گا ہم تو طول امل سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ کیونکہ وہ نیک عمل کی ضد ہے۔

بلا عنوان

کسی مجرم کو براہ راست جھڑک دینے یا کسی نازیبا حرکت سے براہ راست روکنے سے وہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا، جو کسی مصلح کے پیش نظر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پہنچے ہوئے اولیاً انہیں شرمندہ کئے بغیر اپنا اصلاحی کام کر دیتے ہیں اور مقصد بغیر کسی دشواری کے حاصل کرتے ہیں۔

حضرت معروف کرخی دریائے دجلہ کے کنارے ایک مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو اپنا مصلیٰ اور قرآن شریف مسجد کے کونے میں رکھ دیئے اور خود وضو کرنے کے لئے نیچے آگئے اتنے میں ایک بڑھیا مسجد میں آگئی۔ دونوں چیزوں پر نظر پڑی جب اس پاس کوئی نظر نہ آیا تو دونوں چیزیں اٹھا کر اپنی چادر کے نیچے چھپا لیں اور گھر کی طرف چل دی۔ راستے میں آپ سے ملاقات ہوئی اور آپ نے باطنی آنکھوں سے تاڑ لیا کہ بڑھیا مصلےٰ اور قرآن لے کر جا رہی ہے پس آپ نے بڑھیا سے پوچھا کہ کیا تمہارا بیٹا قرآن پڑھتا ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو مصلیٰ تو تمہارے کام آسکتا ہے مگر قرآن تمہارے کس کام۔ بڑھیا گھبرا گئی اور دونوں چیزیں چھوڑ کر وہاں سے تو دو گیارہ ہو گئی۔

ٹوٹے دل کا خوش کرنا

عام لوگوں کا قاعدہ یہ ہے کہ خوشی و شادمانی کے موقع پر خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ مختلف رسومات ادا کر کے برملا خوشی کا اظہار کرتے ہیں ایسے موقعوں پر اسراف و تبذیر کی حد کر دیتے ہیں۔ بھولے سے بھی کوئی غریب معذور اور محروم یاد نہیں آتا لیکن خدا رسیدہ لوگوں کے ہاں خوشی و غم کے موقعے آتے ہیں تو وہ نہ خوشی مناتے ہیں اور نہ غمی کا اہتمام کرتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر ستم رسیدہ، محروم اور پچھلے طبقے کے لوگ انہیں یاد آتے ہیں اور ان کی ضروریات پوری کر کے انہیں سکھ پہنچانے کی سعی کرتے ہیں۔ اسی ضمن میں حضرت شیخ معروف کرخی کا کردار آج کل کے لوگوں کے لئے مشعل راہ ہے۔

حضرت شیخ سری سقطی کا بیان ہے کہ عید کے دن میں معروف کرخی کے پاس گیا تو وہ کھجور کے دانے چن رہے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا عید کے دن آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ فرمایا میں نے ایک بچے کو روتا دیکھا۔ میں نے پوچھا بچے تم کیوں رو رہے ہو بچے نے کہا۔ میں ایک یتیم ہوں میرا باپ کوئی نہیں دوسرے بچوں نے نئے نئے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ میرا کوئی کپڑا نہیں۔ اسی طرح دوسرے بچے اخروٹ سے کھیل رہے ہیں۔ میرے پاس اخروٹ بھی نہیں۔ پس اب میں کھجور چن رہا ہوں۔ اسے بازار لے جا کر فروخت کروں گا اس کے لئے کپڑے اور اخروٹ خرید دوں گا۔ تاکہ وہ بھی دوسرے بچوں کی طرح خوش ہو۔ شیخ سری سقطی کہتے ہیں

پر سن کر میں نے کہا یہ دو ترن چیزیں میں بچے کو دے سکتا ہوں آپ بچے کو میرے ساتھ بھیج دیں۔ چنانچہ سری سقطی بچے کو اپنے ساتھ لے گئے اسے نیا لباس پہنایا اور اخروٹ لا کر دیئے اور بچہ خوش ہو گیا شیخ فرماتے ہیں کہ اس کے صلے میں جو نور مجھے عطا ہوا اس سے میری حالت ہی بدل گئی۔

حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانی نے کیا خوب کہا ہے

صد خانہ اگر بطاعت آبادکنی بہ زان نبود کہ خاطری شاد کنی

ترجمہ: طاعت و عبادت سے سو مساجد آباد رکھنے سے بہتر یہ ہے کہ تو کسی ٹوٹے ہوئے دل کو خوش کرے۔

صوفیاء کا کھانا

صوفیائے کرام کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ وہ کھانے پینے میں بھی سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اکثر اوقات روزے سے ہی گزارتے ہیں۔ روکھی سوکھی پر گزر اوقات کرنا ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ اسی بے اعتنائی کی وجہ سے ان کا قیمتی وقت عبادت خداوندی میں گزر جاتا ہے شیخ معروف کرخی ایک بار بڑی خوش دلی کے ساتھ کوئی چیز تناول فرما رہے تھے۔ کسی نے پوچھا ایسی کیا چیز ہے جسے اس قدر مسرت کے ساتھ کھا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میری مسرت کی وجہ یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوں اور وہ جو عطا کرتا ہے اسے خوشی کے ساتھ کھا لیتا ہوں۔

کرامات

ایک دفعہ ایک دولتمند تاجر امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جو اپنے تجارتی سفر سے سلامت واپس پہنچنے اور تجارت میں برکت و فائدہ پانے کی دعا کرانے آیا تھا امام علیہ السلام نماز میں مصروف تھے اور وہ جلدی جانا چاہتا تھا۔ آپ کے پوچھنے پر اس نے اپنے آنے کی غرض و غایت بیان کی تو آپ نے قلم دوات منگوایا اور کچھ لکھ کر اسے دے دیا اور ساتھ ہی فرمایا کہ جب تمہیں کوئی دشواری پیش آئے سمندر میں لہریں اٹھنے لگیں تو اس کاغذ کو کھول لینا اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر پڑھنا انشاء اللہ پانی کی لہریں خاموش ہو جائیں گی اور تم سلامت ساحل پر اتر جاؤ گے۔ اس تاجر نے کاغذ کو جیب میں ڈالا اور اپنے تجارتی سفر پر روانہ ہوا۔ ایک دریا کی سفر کے دوران طغیانی آگئی اور اس کی کشتی بھنور میں پھنس گئی۔ اس نے یہ سوچ کر کہ معروف کرخی نے امام علیہ السلام کی کوئی آزمودہ و مجرب دعا لکھ کر دی ہو گی۔ وہ کاغذ کھولا۔ اس میں لکھا تھا کہ "اے دریا معروف کرخی کا واسطہ جو حضرت علی بن موسیٰ الرضا کا دربان ہے طغیانی سے سکون میں آجا" اتنی سی تحریر دیکھ کر وہ فکرمند ہوا اور اسے دریا میں پھینک دیا۔ مگر دریا میں گرتے ہی لہروں میں سکون آگیا۔ چنانچہ تاجر اور اس کے ساتھی کہ گئے کہ امام علی رضا علیہ السلام کی دربانی کرنے سے معروف کرخی اور اس کے نام میں اس قدر فیض و برکت ہے کہ دریا کی طوفانی لہریں پرسکون ہو جاتی ہیں۔ اس طرح تمام تاجر بخیر و عافیت ساحل پر اتر گئے۔

ابن خلکان اس واقعے کو درج کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ اب بھی بغداد کے دریا اور سمندری مسافروں کا معمول ہے کہ جب کبھی طغیانی آنے اور لہریں اٹھنے لگیں تو معروف کرخی کے مرکا واسطہ کر پر سکون ہونے کو کہتے ہیں اور دریا پرسکون ہو جاتا ہے۔

آپ ایک خدا رسیدہ بزرگ باکمال ولی اللہ اور صاحب کشف و شہود ہستی تھے۔ ایک دفعہ آپ چند درویشوں کے ساتھ دریا کے کنارے تشریف رکھتے تھے کہ چند اوباش لوگ آگئے اور فتنہ و فساد اور فسق و فجور پھیلانا شروع کیا۔

دوست درویشوں نے آپ سے عرض کیا کہ ان بدمعاشوں کے خلاف بد دعا کریں تاکہ سب غرق ہو جائیں اور ان کے شور و شر سے مخلوق مامون رہیں۔ حضرت معروف کرخی نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا! بارالہا! جس طرح تو نے دنیا میں انہیں عیش و عشرت اور خوشی و خرمی بخشی ہے اسی طرح آخرت میں بھی عطا فرما۔ آپ کے ساتھی حیران ہو کر کہنے لگے کہ یہ آپ اللہ سے کیا عرض کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا! ابھی اس اسرار سے پردہ نہیں اٹھا سکتا۔ جس سے میں نے عرض کیا ہے وہی سب کچھ جاننے والا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ ان کی نظر آپ پر پڑی۔ ان پر آپ کی ہیبت اس قدر چھا گئی کہ لرزنے کانپنے لگے۔ چنگ و رباب کو توڑ ڈالا۔ شراب کو دریا میں بہا دیا۔ شیخ کے پاس آکر ان کے پاؤں میں گر گئے اور آپ کے ہاتھ پر سب تائب ہوئے۔ شیخ معروف نے فرمایا دیکھو ہم سب اپنے مقاصد کو بلا کسی کے ڈوبنے یا تکلیف اٹھانے کے پا گئے۔

نگاہ دل میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

آپ کے ماموں کوتوال شہر تھے انہوں نے آپ کو جنگل میں اس حالت میں دیکھا کہ ایک کتا آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے اور ایک لقمہ خود کھاتے ہیں اور ایک اس کو کھلاتے ہیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر ماموں نے کہا تم کو حیا نہیں آتی کہ کتے کو کھانا کھلا رہے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ حیا کی وجہ سے ہی تو میں اس کو کھلا رہا ہوں اور

یہ کہہ کر جب آپ نے آسمان کی جانب دیکھا تو ایک پرندہ اپنا آنکھ اور چہرے کو پروں سے ڈھانپتے ہوئے آپ کے دست مبارک پر آ بیٹھا اور آپ نے ماموں سے فرمایا کہ خدا سے حیا کرنے والے سے ہر شے حیا کرتی ہے۔

دنیا و آخرت میں فوز و فلاح

حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت دونوں میں سرخرو فرمایا۔ آج دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ارباب طریقت انہی کے واسطے سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم تک اپنا شجرۂ نسب منسلک کرتے ہیں اور انہی کی روح پر فتوح سے فیض حاصل کرتے رہے۔

سیر روحانی

حضرت محمد طوسی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ایک زخم کا نشان دیکھ کر پوچھا کہ کل تک یہ نشان نہیں تھا۔ پھر آج کیسے لگ گیا۔ فرمایا رات کو میں نے حالت نماز میں تصور کیا کہ میں مکہ مکرمہ پہنچ گیا ہوں پھر میں نے طواف کیا۔ پھر عالم تصور میں چاہ زمزم پر پہنچا تو میرا پاؤں پھسل گیا۔ یہ اس موقع پر لگنے والی چوٹ کا نشان ہے۔

محبت الٰہی اور اس کا صلہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

اہل ایمان اللہ تعالیٰ سے شدید محبت کرتے ہیں۔ دوسرے عرفاء کی مانند حضرت شیخ معروف کرخی محبت الٰہی میں ہر وقت سرشار رہا کرتے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد کا واقعہ ہے جسے آپ کے شاگرد رشید اور خلیفہ مجاز شیخ سری سقطی بیان کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے عالم رویا میں معروف کرخی خاص کیفیت کے ساتھ عرش الٰہی کے نیچے نظر آئے۔ اتنے میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا یہ صاحب کون ہے؟ فرشتوں نے عاجزی سے عرض کیا کہ ہم نہیں جانتے۔ تب اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا کہ یہ ہماری محبت میں سرشار معروف کرخی ہیں۔

علی بن موفق کا کہنا ہے کہ میں نے خواب میں ایک رات عرش بریں کے نشینوں کی زیارت کی کہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص پلکیں جھپکائے بغیر مسلسل دیکھ رہا ہے۔ میں نے رضوان سے پوچھا یہ شخص کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا یہ معروف کرخی ہیں انہیں نہ جہنم کا خوف تھا نہ جنت کی خواہش۔ انہوں نے اللہ کی محبت میں عبادت کی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک انہیں اسی طرح اپنے دیدار سے مشرف ہونے کی اجازت دی۔

ابوبکر الخیاط کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ میں قبرستان میں داخل ہو رہا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ اہل قبر اپنی اپنی قبر پر سوار بیٹھے ہیں اور ان کے سامنے گل ریحان کھلے تھے۔ ان میں جناب معروف کرخی بھی ہیں مگر وہ ادھر ادھر گھوم پھر رہے ہیں۔ میں نے معروف سے پوچھا کہ اے ابو محفوظ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ انہوں نے جواب میں یہ شعر پڑھا

مَوْتُ التَّقِيِّ حَيٰوةٌ لَا نَفَادَ لَهَا
قَدْ مَاتَ قَوْمٌ وَهُمْ فِي النَّاسِ اَحْيَاءُ

ترجمہ: نیکوں کے لئے موت حیات جاودانی ہے اور برے لوگ لوگوں میں چلتے پھرتے ہیں لیکن وہ درحقیقت مرے ہوئے ہیں۔

محمد بن حسن فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حسن سے سنا وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے معروف کرخی کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ فرمایا: مجھے بخش دیا۔ میں نے پوچھا زہد و تقویٰ کی وجہ سے؟ فرمایا نہیں بلکہ ابن سماک کے وعظ کو قبول کرنے، فقر اختیار کرنے اور فقراء کو دل سے پسند کرنے کی وجہ سے۔

ایک مرتبہ بازار سے گزرے تو ایک بہشتی یہ کہہ رہا تھا کہ اے اللہ جو میرا پانی پی لے۔ اس کی مغفرت فرما۔ چنانچہ نفلی روزے کے باوجود انہوں نے پانی پی لیا اور جب لوگوں نے کہا کہ آپ کا تو روزہ تھا تو فرمایا کہ میں نے تو بہشتی کی دعا پر پانی پی لیا۔ پھر انتقال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ آپ نے فرمایا کہ بہشتی کی دعا سے مغفرت فرما دی۔

اقوال زریں اور تعلیمات

حضرت شیخ معروف کرخی کے زمانے تک تصنیف و تالیف کا سلسلہ بہت کم رائج تھا۔ حدیث کی تدوین کے سوا باقی موضوعات پر تصنیف کا سلسلہ شروع ہی نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ آپ کی بھی کوئی تصنیف موجود نہیں۔ البتہ آپ کے ارشادات عالی مختلف کتابوں میں ملتے ہیں جو آج بھی حق و صداقت کے دروازے وا کرنے کے لئے موثر ہیں۔

فقیر

ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ فرمایا: اِحْذَرْ اَنْ لَّا يَرَاكَ اللّٰهُ اِلَّا فِيْ زِيِّ مِسْكِيْنٍ (اس بات سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ کہیں تم کو فقر کے سوا کسی اور حال میں دیکھے۔

صوفی

تصوف کے متعلق فرمایا اَلتَّصَوُّفُ اَلْاَخْذُ بِالْحَقَائِقِ وَالْيَاْسُ

مِمَّا فِي أَيْدِي الْخَلَائِقِ ۔ (تصوف یہ ہے کہ آدمی حقائق کو اختیار کرے اور مخلوق کے پاس جو کچھ ہے اس سے مایوس ہو جائے ۔

محبت الٰہی
محبت حق کے بارے میں جب پوچھا تو بتایا اَلْمَحَبَّةُ لَيْسَتْ مِنْ تَعْلِيمِ الْخَلْقِ إِنَّمَا هِيَ مِنْ مَوَاهِبِ الْحَقِّ وَفَضْلِهِ (محبت لوگوں کے سکھانے سے نہیں ملتی بلکہ یہ تو عطیہ خداوندی ہے ۔

فتوت وجوان مردی
لِلْفُتُوَّةِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ وَفَاءٌ بِلَا خِلَافٍ وَمَدْحٌ بِلَا جُودٍ وَعَطَاءٌ بِلَا سُؤَالٍ "جوان مردوں کی تین علامتیں ہیں (۱) مکمل طور پر وفادار رہنا (۲) کسی صلہ کی امید رکھے بغیر تعریف کرنا (۳) سوال کئے بغیر دے دینا ۔

علم
امام احمد نے معروف سے نقل کیا ہے کہ اصل علم حق تعالیٰ کا ڈر ہے ۔

عمل صالح اور سنت رسول کی اہمیت
عمل صالح کے بغیر بہشت کی طلب گناہ ہے ۔ سنت نبوی کی پیروی کے بغیر امید شفاعت غرور ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے رحمت کی امید رکھنا جہالت اور حماقت ہے ۔

محبت دنیا کی آفت
آپ سے پوچھا گیا کہ طاعت میں ہم کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں؟ فرمایا کہ اپنے دلوں سے دنیا کی محبت نکال باہر کرو ۔ اگر دنیا کی معمولی چیز بھی تمہارے دل میں رہ جائے تو یہ سمجھو کہ جب بھی تم خدا کو سجدہ کرو ۔ درحقیقت سجدہ اس چیز کو کر رہے ہو ۔ دنیا کی محبت سے دور رہو ورنہ تیرا کوئی سجدہ خالص نہیں ہو سکتا

زبان کی حفاظت
آپ فرماتے ہیں کہ تم اپنی زبان کو تعریف سے اسی طرح بچاؤ جس طرح مذمت سے بچاتے ہو ۔

آزمائش حق
لَيْسَ بِصَادِقٍ فِي دَعْوَاهُ مَنْ لَمْ يَتَلَذَّذْ بِضَرْبِ مَوْلَاهُ ۲۳؎ جو آزمائش الٰہی سے لطف نہ اٹھائے وہ سچا دعوے دار نہیں ۔

بدبختی کی علامت
عَلَامَةُ مَقْتِ اللّٰهِ الْعَبْدَ أَنْ تَرَاهُ مُشْتَغِلًا بِمَا لَا يَعْنِيهِ مِنْ أَمْرِ نَفْسِهِ ۔ بدقسمت آدمی کی نشانی یہ ہے کہ اپنے نفس کی خاطر لغو باتوں میں مشغول رہے ۔ ۲۴؎

حل مشکلات
جب کسی کو کوئی مشکل پیش آئے اور وہ کسی طرح حل نہ ہو تو چاہیئے کہ جمعرات اور جمعہ کی رات مندرجہ ذیل مناجات خلوص سے پڑھے انشاءاللہ وہ کام ہو کر رہے گا ۔ مناجات یہ ہے ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۔ آمَنْتُ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الْقَيُّومِ ۔ ۲۵؎

مراتب روحانی
جو شخص ہر روز یہ دعا تین مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو ابدال میں سے لکھے گا ۔
اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ۲۶؎

طلب اولاد
جو کوئی بارھواں اسم شریف ہفتہ کی رات سو بار پڑھے ۔ اللہ تعالیٰ اسے فرزند صالح و پارسا عطا کرے گا ۔ انشاءاللہ ۔ اسم دوازدہم یہ ہے
يَا خَالِقُ أَنْتَ الَّذِي تَخْلُقُ أَصْنَافَ الْخَلَائِقِ بِقُدْرَتِهِ

وفات
حضرت معروف کرخی کی وفات کے سال و ماہ میں اختلاف پایا جاتا ہے ۔ علامہ نوراللہ شوستری نے ۲۰۶ھ اور ۲۳۳ھ، عبدالرحمٰن جامی نے ۲۰۰ھ، ابن اثیر نے ۲۰۰ھ، ابن خلکان نے ۲۰۰ھ، ۲۰۱ھ اور ۲۰۴ھ لکھا ہے ۔

وفات کا سبب یہ ہوا کہ آپ کا معمول تھا کہ امام علی الرضا علیہ السلام کی دربانی کرتے ۔ ایک دفعہ امام علیہ السلام کی دربانی کر رہے تھے کہ ایک بہت بڑا ہجوم امام علیہ السلام سے ملنے آیا ۔ ان کی بے تمیزی اور ہڑبونگ میں آپ کچلے گئے ۔ آپ کی پسلی ٹوٹ گئی تھی جس کی وجہ سے آپ بیمار ہو گئے ۔ حضرت سری سقطی آپ کی تیمارداری میں مصروف ہو گئے ۔ ایک دن آپ کی حالت بگڑ گئی جسے دیکھ کر سری سقطی نے عرض کیا کہ اگر کوئی وصیت ہو تو فرمائیں ۔ آپ نے فرمایا میری وصیت یہ ہے کہ جب میں انتقال کر جاؤں تو مجھے برہنہ دفن کرنا کیونکہ میں دنیا میں برہنہ ہی آیا تھا ۔ ۲۸؎

آپ نے مذکورہ بالا عرصے سے بغداد میں وفات پائی بغداد کے مسلمانوں، مجوسیوں اور عیسائیوں میں تنازعہ پڑ گیا ۔ ہر ایک کا دعویٰ تھا کہ معروف کا ان کے دین پر انتقال ہوا ہے ۔ چنانچہ آپ کے خادم نے اعلان کیا کہ معروف کرخی کا فرمان ہے کہ "میرے بعد میرے بارے میں لوگ اختلاف کریں گے ۔ میں اسی قوم کے ساتھ

ہوں جو میری لاش اٹھا سکیں ۔ اس کے بعد پہلے مجوسیوں نے پھر عیسائیوں نے جنازہ اٹھانے کی کوشش کی لیکن کوئی نہ اٹھا سکے ۔ آخر میں مسلمانوں نے آپ کا جنازہ اٹھایا اور جنازہ پڑھا کر بغداد کے مشہور قبرستان " شونیزیہ " میں دفن کر دیا ۔[49]

آپ کا مزار بغداد کے مشہور قدیم قبرستان شونیزیہ میں مرجع خلائق ہے ۔ اہل بغداد آپ کے مزار مبارک کی زیارت کرتے ہیں ۔ مختلف مشکلات کے حل کے لئے آپؒ کے مزار مبارک پر آ کر دعا کرتے تھے جس سے ان کی مشکلات حل ہو جاتی تھیں ۔ بیمار وہاں سے شفایاب ہوتے تھے ۔ مشہور تھا کہ

قَبْرُ مَعْرُوفٍ تِرْيَاقٌ مُجَرَّبٌ[50]

معروف کرخی کا مزار آزمودہ تریاق ہے

علامہ عبد المصطفیٰ ازہری خطیب بغدادی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

قَبْرُ مُجَرَّبٌ لِقَضَاءِ الْحَوَائِجِ

یعنی معروف کرخی کا مزار حاجتیں پوری کرنے کے لئے مجرب ہے[51]

ابن اثیر کا بیان ہے کہ ۴۵۹ھ میں معروف کرخی کا مزار جل گیا ۔ معاملہ خلیفہ وقت تک پہنچا جنہوں نے شیخ الشیوخ ابو سعید حبشی کو از سر نو تعمیر کی ہدایت فرمائی جس پر عمل کیا گیا ۔[52]

حوالہ جات

۱۔ طرائق الحقائق جلد دوم ص ۲۸۹
۲۔ ایضاً جلد دوم ص ۲۸۸
۳۔ ایضاً ص ۲۸۸
۴۔ کارنامہ بزرگان ایران ص ۱۶
۵۔ کشف المحجوب ص ۱۰۴
۶۔ کشف الحقائق قلمی ص ۱۶
۷۔ صحیفہ اولیاء قلمی ص ۳۴
۸۔ طرائق الحقائق جلد ۱ ص ۴۵۸
۹۔ تحفۃ الاحباب ص ۳۹۴
۱۰۔ کشف المحجوب (تعلیمات) ص ۳۷۴
۱۱۔ شبکار انسائیکلوپیڈیا ص ۳۷۸،
۱۲۔ طرائق الحقائق ج ۱ ص ۴۸۵
۱۳۔ کشف المحجوب ص ۱۰۴
۱۴۔ طرائق الحقائق جلد ۲ ص ۲۸۹
۱۵۔ بوستان سعدی ص
۱۶۔ طرائق الحقائق ج ۲ ص ۲۹۳
۱۷۔ ایضاً ج ۲ ص ۲۹۲
۱۸۔ انسان کی حقیقت ص ۱۶۱
۱۹۔ تذکرۃ الاولیاء ص ۱۵۰
۲۰۔ ایضاً ص ۱۵۱
۲۱۔ خمخانۂ وحدت ص ۷
۲۲۔ تذکرۃ الاولیاء ص ۱۵۱
۲۳۔ مجالس المومنین ج ۲ ص ۲۷، ۲۸
۲۴۔ طرائق الحقائق ج ۲ ص ۲۸۹
۲۵۔ ایضاً ج ۲ ص ۲۹۱
۲۶۔ تذکرۃ الاولیاء ص ۱۵۱
۲۷۔ ایضاً ص ۱۵۰
۲۸۔
۲۹۔ طرائق الحقائق جلد ۲ ص ۲۹۲
۳۰۔ سب رنگ ڈائجسٹ ص ۱۰۵
۳۱۔ طرائق الحقائق ج ۲ ص ۳۶۹
۳۲ ایضاً ج ۲ ص ۲۶۹
۳۳۔ تذکرۃ الاولیاء ص ۱۵۲
۳۴۔ نفحات الانس ص ۳۹
۳۵۔ اسلامی تصوف ص ۱۲۶
۳۶۔ ریاض السیاحہ ص ۳۰۵
۳۷۔ کشف المحجوب ص ۱۰۴
۳۸۔ قرآن اور تعمیر سیرت ص ۱۳۴
۳۹۔ نفحات الانس ص ۳۹
۴۰۔ کشف المحجوب ص ۳۷۴
۴۱۔ اقوال بزرگان ص ۷۸
۴۲۔ عوارف المعارف ص ۴۸۶
۴۳۔ قرآن اور تصوف ص ۴۳
۴۴۔ کشف المحجوب ص ۳۷۴
۴۵۔ جواہر الاسرار ص ۳۱۳
۴۶۔ ایضاً ص ۳۲۶
۴۷۔ ایضاً ص ۳۶۴
۴۸۔ تذکرۃ الاولیاء ص ۱۵۲
۴۹۔ طرائق الحقائق ج ۲ ص ۳۶۷
۵۰۔ ایضاً ج ۲ ص ۳۶۷
۵۱۔ بدر ملفوظات ج ۱ ص ۱۲۸
۵۲۔ طرائق الحقائق ج ۲ ص ۲۶۸

م - ش

تعلیمات اسلامیہ (صوفیہ نوربخشیہ)

اور علماء کرام کی ذمہ داریاں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد مبارک زمانہ بہار اور بہار زمانہ تھا۔ کیوں نہ ہوتا رحمت للعالمینؐ جیسی شخصیت اور آل طاہرین جیسی ہستیاں بقید حیات تھیں۔ لیکن جوں جوں وقت اس مبارک زمانہ سے گریزاں ہوتا چلا گیا بنی نوع انسان بھی رحمت سے دور ہوتی گئی اور اس کے اخلاق و کردار اور عمل میں خلوص کی خوشبو کم سے کم تر ہوتی گئی۔ اب یہ پندرھویں صدی ہجری ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ دین اسلام میں ترمیم و اضافہ کا سلسلہ برابر جاری رہا تا آنکہ غوث المتاخرین حضرت شاہ سید محمد نور بخش نور اللہ مرقدہ کا زمانہ آپہنچا۔ اس وقت بدعت اور غلو کو اس قدر غلبہ حاصل ہوا کہ اصل شریعت کے غائب ہونے کا خطرہ پیدا ہوا۔ آپ خود علم شریعت' طریقت' حقیقت اور معرفت میں یکتا تھے۔ انہی علوم ظاہری و باطنی کی بدولت آپ دین کی حقیقت سے کما حقہ آشنا تھے۔ چنانچہ آپ کو غیبی اشارہ ہوا کہ دین محمد عربیؐ کو اختلافات اور بدعات سے پاک کیا جائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

ان اللہ امرنی ان ارفع الاختلاف من بین ھذہ الامۃ اولا فی الفروع وثانیا فی الاصول و ابین شریعتہ المحمدیہ کما کانت فی زمانہ

غوث المتاخرین حضرت شاہ سید محمد نور بخش نے اس امر کی بجا طور پر تعمیل فرمائی۔ دین اسلام کو کما کان فی زمان رسول اللہ ظاہر کرنے کے لیے اپنی شہرہ آفاق کتاب الفقہ الاحوط اور کتاب الاعتقادیہ لکھی۔ جو رہتی دنیا تک مسلمانوں کے لیے ایک حقہ لائحہ عمل ہے۔ جو عہد رسالتؐ میں رائج اور معمول رہنے والی عبادات' اخلاقیات' معاملات اور عقائد پر مشتمل ہے۔ جن سے کسی صورت اختلاف کی گنجائش نہیں ہے۔

لیکن چونکہ حق کے ساتھ باطل قدیم زمانے سے ستیزہ کار رہا ہے اس لیے غلو و بدعت سے پاک اور منزہ کتاب الفقہ الاحوط میں بھی بار لوگوں نے دست اندازی کی سعی و کوشش کی۔ مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ عمارت ایسی مستحکم بنیادوں پر کھڑی ہے کہ اسے کوئی طاقت ڈھا نہیں سکتی۔

الفقہ الاحوط اور ہمارے بزرگوں کی دوسری تصانیف میں دین اسلام کی صحیح تصویر پیش کی گئی ہے عہد نبویؐ میں معمول رہنے والے احکام و مسائل کی توضیح و تشریح کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لیے مختلف اوراد و وظائف دیئے گئے ہیں۔ ظاہری اعمال کے ساتھ ساتھ حسن نیت' خلوص' ایمان' یقین' محبت و خشیت الہیٰ' بندوں کے ساتھ شفقت و محبت' مروت و ہمدردی جیسی اخلاقی اقدار پر بحث کی گئی ہے ہماری کتابیں ایسی ہیں جن کے مشمولات سے کسی مسلم فرقے کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ گویا صوفیہ نور بخشیہ کے بزرگوں کی تصانیف عالم اسلام کے اتفاق و اتحاد کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ نیز ان پر عمل کر کے ایک انسان اپنے معبود حقیقی کو پا سکتا ہے۔ اور ہر دو جہاں میں سرخ روئی حاصل کر سکتا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے علماء میدان عمل میں اتر کر حسب ذیل امور کی انجام دہی کریں۔

تصنیف و ترجمہ

علماء اسلامیہ صوفیہ نور بخشیہ کو چاہیے کہ بزرگان دین کی ان کتابوں کو اردو اور انگریزی زبانوں میں منتقل کریں' جو عربی یا فارسی میں ہیں۔ اگر ہم بزرگوں کی یہ کتابیں اہل علم کی خدمت میں پیش کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو یقیناً اس سے دین کا بول بالا ہو گا۔ میں یہاں

اس تلخ حقیقت کو پیش کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ایک عرصہ سے ہم دعوات الصوفیہ کتاب الاعتقادیہ اور فقہ الاحوط کی اشاعت میں الجھے ہوئے ہیں۔ ان کی افادیت و اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن کسی خاص انفرادی خصوصیت سے عاری ملتے جلتے ترجمے' غیر معیاری طباعت گھٹیا کاغذ' بودی کتابت کے ساتھ شائع کر کے دین حق کی کوئی خدمت نہیں کی گئی۔ ہمارے علماء کو چاہیے کہ وہ ایسی کتب شائع کریں' جو ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئیں۔ اور جن کے مخطوطے عالمی لائبریریوں میں محفوظ ہیں۔ نیز وہ خود بھی کتابیں شائع لکھ کر شائع کریں۔

تبلیغ وارشاد

سلسلہ پاک صوفیہ نور بخشیہ کا ماضی بڑا شاندار اور ہمارے بزرگوں کی علمی و ادبی خدمات سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے دور دراز کے ایسے علاقوں میں آواز حق پہنچائی۔ جہاں پہلے کوئی مسلمان نہ تھا۔ اس طرح ہزاروں غیر مسلموں کو مسلمان بنایا۔ ہمارے علماء کو چاہیے کہ وہ تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیں۔ نہ صرف مسلک حقہ سے وابستہ لوگوں کے ایمان و عقائد درست کریں' بلکہ دور دراز سفر کے ذریعے دین حق کی تبلیغ کریں اگر ہمارے علماء یہ تکلیف گوارہ کرلیں تو ہمارے سیدھے سادھے اور روحانیت سے بھرپور مسلک میں اہل عالم کے لیے بے انتہا کشش موجود ہے۔ گویا

جلوہ طور تو موجود ہے' موسیٰ ہی نہیں

تدریس و تربیت

ہمارے اسلاف نے تعلیم و تربیت کے لیے خانقاہ جیسا ادارہ قائم کیا تھا جہاں کتابی وغیرہ کتابی تعلیم و تدریس کے علاوہ اخلاق و کردار کی تربیت بھی دی جاتی تھی۔ ایک خاص نصاب تعلیم پڑھایا جاتا تھا۔ تعلیم اور دینی تربیت دی جاتی تھی۔ جہاں سے انسان کندن بن کر نکلتا تھا۔ اب ہماری خانقاہوں میں تعلیم کا بندوبست ہے نہ تربیت کا اہتمام۔ جس کے نتیجے میں شائقین علم اپنی علمی پیاس بجھانے کی دھن میں بھٹکنے پر مجبور ہیں۔ ان میں سے بعض تو مسلک سے ناطہ توڑ کر کسی اور سے ناطہ جوڑ لیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مسلک حقہ میں انتشار و افتراق پھیل جاتا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے درخشاں ماضی میں مروج خانقاہی نظام کو پھر سے زندہ کیا جائے۔ وقت کی ضرورت کے مطابق نصاب تعلیم بنا کر نور بخشی نونہالوں کی تعلیم اور دینی تربیت کا اہتمام کیا جائے۔

اتفاق و اتحاد

ہمارے بزرگوں کی تعلیمات چونکہ حدیث نبویؐ **خیر الامور اوسطہا** درمیانی راہ سب سے بہتر ہے کے عین مطابق ہے۔ جن میں اختلاف و انتشار کی گنجائش نہیں ہے۔ ہمارے مکار مخالفین ہماری تعلیمات پر تنقید نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ علماء کے درمیان اختلاف کو ہوا دے کر باہم لڑانے میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔ میرے خیال میں وہ اس سلسلے میں توقع سے زیادہ کامیاب رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علماء گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں جن کے باہمی اختلافات "چائے کی پیالی میں طوفان" سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے لیکن ہماری غیر معمولی فطری سادگی اور غیروں کی ریشہ دوانی کے باعث علماء آپس میں دست و گریبان ہیں۔

منصوبہ بندی اور سرمایہ کاری

اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے پاس باصلاحیت افراد کی کوئی کمی نہیں۔ البتہ منصوبہ بندی اور سرمائے کا ہر جگہ فقدان ہے۔ کچھ جگہوں پر کئی ایک ترقیاتی منصوبے موجود ہیں۔ مگر سرمایہ نہیں۔ جبکہ دوسری جگہ سرمایہ موجود ہے مگر منصوبہ بندی کا فقدان ہے۔ اسی طرح ہمارے کئی ایک معاملات افراتفری کا شکار ہیں اور ہماری صلاحیت برباد اور وقت تباہ ہو رہا ہے۔ جو بہت دکھ کی بات ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ مختلف منصوبے بنائے جائیں اور باصلاحیت لوگوں کو آگے لا کر انہیں مکمل کرانے کا اہتمام کیا جائے اور جہاں کہیں سرمائے کی کمی ہو سرمایہ فراہم کیا جانا چاہیے۔ موجودہ وقت میں ہمارے مخلص لوگوں نے مختلف مقامات پر قابل قدر کارنامے سرانجام دیے ہیں۔ لیکن یہ تلخ بات بھی واضح ہوتی رہتی ہے کہ بعض لوگ قوم کو دھوکے میں رکھ کر چندے بٹورتے ہیں اور کوئی قومی خدمت نہیں کرتے بعض لوگوں نے مدارس قائم کر رکھے ہیں۔ مگر وہاں کوئی

باقی صفحہ ۴۰ پر

تحریر: بی ایچ معروفی

گلشنِ تصوّف میں

بہاروں کا جوبن

خدائے عالم یزل کی شان قدرت دیکھیے کہ تصوف اسلام کی احیائے نو کی عظیم تحریک کا آغاز بلتستان جیسے دور افتادہ علاقے میں ہو رہا ہے۔ اس تحریک کی نشاندہی ہم نے نوائے صوفیہ میں آج سے سات برس قبل کی تھی اور اللہ کا فضل ہے کہ آج مسرت اور شادمانی کے احساس کے ساتھ ہم خدا کے اس فضل خاص کا ذکر کر رہے ہیں جو اہل بلتستان خصوصاً پیروکاران صوفیہ نور بخشیہ پر ہوا ہے۔

جیسا کہ ہم آپ جانتے ہیں کہ موجودہ دور مادی اور معاشی ترقی کا ہے اور دنیا کی سب ترقی یافتہ قومیں معاشی میدان میں ایک دوسرے کے ساتھ ستیزہ کار اور معرکہ آرا ہیں۔ یہ لوگ بظاہر سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں روز افزوں ترقی اور کامرانی کے باعث دیگر اقوام عالم کے سیاسی، معاشی اور سماجی معاملات اور سوچ اور فکر پر تسلط جمائے ہوئے ہیں لیکن اندر سے اتنے ہی ٹوٹے پھوٹے ہیں اور ذہنی سکون کو مادی آسائشوں میں ڈھونڈنے کی سعی لاحاصل سے اکتا کر بے خودی اور خود فراموشی کے کئی طریقے ڈھونڈنے پر مجبور ہیں۔ جبکہ دوسری طرف وہ لوگ ہیں جن کے پاس بظاہر تو اسباب دنیا کی فراوانی نہیں لیکن انکے دل سکون اور طمانیت کی دولت سے مالا و مال ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ ارشاد خداوندی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب کے سو فیصد مصداق وہ اپنے دل کی تسکین ذکر خداوندی میں ڈھونڈتے ہیں۔

لیکن اس سے قبل صورت حال یہ تھی کہ تصوف صرف کتابوں میں باقی رہ گیا تھا۔ نظری تصوف صرف ایک بحث و مباحثے کا موضوع بن گیا تھا اور اس میں اور علم کلام میں کوئی فرق نہیں رہ گیا تھا۔ اولیائے کرام کے زریں کارنامے اور بلند پایہ تصانیف صرف پی ایچ ڈی کرنے والوں کی دلچسپی کی چیز بن کر رہ گئی تھی۔ حالانکہ تصوف بحث و مباحثے کی نہیں عمل کی چیز ہے۔ یہ قال نہیں حال ہے۔ یہ ایک طریقہ زندگی ہے اور جہد مسلسل کا نام ہے۔ اسلام نے جہاد اکبر اسی چیز کو قرار دیا ہے کہ انسان اپنے نفس امارہ کی پیروی کی بجائے اس کی مخالفت کرے اور تسکین و اطمینان مادی لذتوں کی بجائے ذکر الٰہی، عبادات، مراقبے، اوراد اور وظائف میں تلاش کرے۔ جب انسان اپنے خالق حقیقی کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ دنیا داری اور گناہ و معصیت سے متنفر ہو جاتا ہے۔ وہ ہر وقت اپنے خالق حقیقی کی خوشنودی کو تلاش کرتا ہے اور اس کی ناراضی سے بچنے کی سعی کرتا ہے نتیجتاً اس کی تمام عبادات، معاملات اور زندگی کا رنگ ڈھنگ قرآن حکیم اور احکامات نبویؐ سے مطابقت اختیار کر لیتا ہے۔ یوں اس کی شخصیت کا ایک خاص رخ متعین ہو جاتا ہے اور وہ اپنی پہچان حزب اللہ، ابرار اور رحمانی گروہ کے ساتھ کروانے میں حق بجانب ٹھہرتا ہے۔

خدا کا بڑا احسان ہے کہ اس نفسا نفسی کے دور میں جب ہواؤ ہوس کے ہاتھوں مجبور ہو کر بھائی بھائی کا گلا کاٹنے میں مصروف ہے، اہل تصوف کو اس بات کی توفیق نصیب ہوئی کہ وہ آج سے سات سو برس قبل کا وہ دور زرین واپس لاسکیں جب شاہ ہمدان سید علی ہمدانی اور شاہ سید محمد نور بخش قہستانی جیسی نورانی ہستیوں کی برکت سے یہ سارا علاقہ بقعہ نور بنا ہوا تھا اور گھر گھر سے اوراد و وظائف کی صدائیں سنائی دیتی تھیں۔

اس روحانی تحریک کے آغاز کرنے میں سب سے نمایاں حصہ حامل فخر حقیقی جناب اخوند محمد ابراہیم صاحب کا ہے۔ جناب اخوند ابراہیم صاحب کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ خدا نے انہیں بے شمار ذہنی اور روحانی خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اخوند صاحب نے

کم عمری میں ہی اپنی توجہ کی باگ یاد الٰہی کی طرف موڑ دی تھی۔ انہوں نے اپنی زندگی صوفیوں کی روحانی تربیت اور مذہب صوفیہ کی ترقی اور ترویج کے لیے وقف کر رکھی ہے۔ آج سے دس برس قبل بھی انہوں نے نور بخشیوں کی معاشی اور تعلیمی میدانوں میں ترقی کے لیے ایک ملک گیر تحریک چلائی تھی اور تمام اہل نور بخشیہ نے ان کے ساتھ تعاون کیا تھا۔ گذشتہ چند برسوں میں انہوں نے اہل تصوف کو تصوف کی حقیقی روح سے روشناس کرانے اور ذکر و فکر کی طرف راغب کرنے میں فقید المثال کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اپنی روحانی خوبیوں اور ہردلعزیز شخصیت کے باعث وہ تمام اہل بلتستان اور اہل تصوف میں سب سے زیادہ مقبول اور محترم ہو گئے ہیں۔

اس وقت بلتستان میں سب چھوٹے بڑے دنیوی لہو ولعب او ہوا وہوس سے کنارہ کش ہو کر ذکر الٰہی کی طرف راغب ہو چکے ہیں۔ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ ذکر اوراد کی محفلیں برپا ہوتی ہیں اور اعتکاف کی عظیم اسلامی روایت کو دوبارہ سے زندہ کیا گیا ہے۔ اس برس ماہ رمضان میں اور اس کے بعد سینکڑوں بلکہ ہزاروں اہل تصوف نے اعتکاف کا شرف حاصل کیا۔ یوں مسجدوں اور خانقاہوں کی رونق بڑھ گئی ہے۔ اور دنیوی ہواؤ ہوس' اور لہو و لعب کے مراکز میں خاک اڑنے لگی ہے۔ کیا عجب ہے کہ روحانیت کی یہ عظیم تحریک بلتستان سے نکل کر دیگر اطراف عالم میں بھی پھیل جائے کیونکہ انسان چاہے جہاں کہیں بھی رہتا ہو سکون اور اطمینان کا ہی متلاشی ہوتا ہے اور سکون اور اطمینان کے لیے ذکر الٰہی سے زیادہ موثر اور مجرب نسخہ اور کوئی نہیں ہے یہاں یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ طالب علموں کو اسلامی فرائض کی ادائیگی کے علاوہ اپنی تمام تر توجہ حصول تعلیم کی طرف مرکوز رکھنی چاہیے۔ خدا کرے کہ یہ روحانی تحریک روز بروز ترقی کرے۔

آمین

بقیہ :۔ شاہ السید علیہ الرحمہ کا مذہب

برعکس اہل تصوف صبر و شکر کی زندگی گزارتے رہے اور دین کی اصل اساس کو قائم رکھا۔ نور بخشیہ سلسلہ ہر دور میں کم و بیش ہر جگہ متداول رہا۔ البتہ اسے عروج نویں صدی ہجری میں ایران' ماوراء النہر عراق و عجم میں حاصل ہوا۔ اس دوران میر سید نور بخش ان کے خلفا اور مریدوں نے تحریک نور بخشیہ کو خوب فروغ دیا۔

لیکن ۵۰-۱۵۴۰ء میں مرزا حیدر دوغلت کاشغری کشمیر کا گورنر بنا تو اس نے علماء ہندوستان کے ایک فتویٰ کو بہانہ بنا کر نور بخشیوں کا قتل عام کیا۔ اور نور بخشی کتابیں نذر آتش کیں۔ حتیٰ کہ میر سید شمس الدین محمد عراقی بت شکن علیہ الرحمہ کا مبارک مزار بھی جلا دیا گیا۔ مزار مذکور کے اس قبیح عمل سے نور بخشی تحریک کو سخت دھچکا پہنچا ادھر نور بخشیوں نے بھی روحانی اعمال اور وظائف کو ترک کرنا شروع کر دیا۔ ایک وہ زمانہ تھا جب بلتستان کی سو فیصد آبادی صوفیوں کی تھی۔ میر سید علی ہمدانی میر سید محمد نور بخش اور میر شمس الدین محمد عراقی بت شکن کے ہاتھوں بلتستان میں اشاعت اسلام ہوئی ان کے علاوہ میر عارف' میر ابو سعید شاہ ناصر اور طوسی برادران (سید ناصر طوسی۔ سید علی۔ سید محمود۔ سید حیدر) بھی تصوف کو استحکام پہنچانے کے لیے بلتستان تشریف لائے۔ میر مختار اور میر یحییٰ نے بھی گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ مندرجہ بالا ہستیوں کی تبلیغی کوششوں نے بلتستان میں اسلام مسلک عام بن گیا اور غیر اسلامی مذاہب بلتستان سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہوئے۔ اشاعت اسلام کے وقت سے لے کر چودھویں صدی ہجری کے اوائل تک بلتستان میں ہر خاص وعام کا دین اسلام اور مذہب نور بخشی رہا۔

جب نور بخشی روحانی وظائف کے تارک بن گئے تو ۱۸۹۰ء تا ۱۹۰۰ء کے دوران ایک مبلغ ملا پشاوری (محمد حسین) نے اہل سنت والجماعت کے عقائد کی اشاعت کی اور بعد ازاں ۱۹۳۶ء میں سید محمد عباس نے تشیع کو رواج دیا۔ بعد ازاں سید علی کرکسی اور ان کے ہم عصروں شیخ جواد سکردو' سید عباس شگر' شیخ عبداللہ کواردو وغیرہ نے مذہب اثنا عشریہ کو استحکام پہنچایا۔

حقیقت یہ ہے کہ سلسلہ نور بخشیہ دوسرے سلاسل تصوف (چشتیہ' قادریہ' سہروردیہ) کی مانند ایک روحانی سلسلہ ہے۔ اسی طرح نور بخشیہ دوسرے فقہی مذاہب (حنفی' مالکی' شافعی حنبلی' جعفری) کی طرح ایک الگ فقہی مکتبہ فکر بھی ہے جسکی اپنی الگ شناخت اور امتیازی مرتبہ ہے نیز نور بخشی پلیٹ فارم پر تمام اہل اسلام کے لیے اکٹھا ہونے کی گنجائش موجود ہے۔

امراضِ قلب اور ذکرِ الٰہی

ہومیو ڈاکٹر
م ع شاہد اسلام آباد

اشرف المخلوقات کے لقب سے مزین انسان آج قسم قسم کی آفات سماوی میں مبتلا ہیں کہیں جنگ و جدل اور کہیں معاشی ناہمواریوں نے زندگی اجیرن کر دی ہے۔ یہ سب صراط مستقیم سے بھٹکنے کی سزائیں ہیں۔ آج کل قسم قسم کے مہلک ترین امراض نزلہ زکام کی شکل اختیار کر گئے ہیں خصوصاً حرکت قلب بند ہونے سے چلتے پھرتے صحت مند انسان بھی لمحوں میں اس دنیا کو خیرباد کہہ دیتے ہیں۔ امریکہ کے ہارورڈ میڈیکل کالج کا پروفیسر بنسن جو کہ دل کے امراض کا مغربی دنیا میں ماہر سمجھا جاتا ہے وہ گذشتہ کئی سال سے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ دل کے دورے سے بچاؤ اور تحفظ کے سلسلے میں تحقیق کر رہا تھا اس نے پچھلے ماہ امریکہ میں ڈاکٹروں کے ایک بڑے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ دل کے امراض یاد الٰہی سے غافل رہنے کا نتیجہ ہیں۔ اس نے کہا کہ ذکر الٰہی اور مراقبہ ہی ایسی چیزیں ہیں جنہیں اپنا کر اس موذی مرض پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اس نے مسلمانوں کے طریقہ عبادت کی طرف واضح اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان ہر روز تلاوت قرآن پاک کرتے ہیں جس سے ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے اور اعصاب پر دباؤ کم ہو جاتا ہے یوں اعصابی تناؤ معتدل رہنے سے جسم انسانی کے اندر شریانیں اپنا فعل بہتر طریقے سے انجام دیتی ہیں۔ اس نے کہا کہ ہر فرد اگر روزانہ صبح شام بیس منٹ کے لیے بھی ذکر الٰہی میں مشغول ہو جائیں تو دل کے امراض سے بچاؤ ممکن ہو جاتا ہے ڈاکٹر موصوف کے تجربے کے مطابق جب انسان لالچ طمع فریب کاری جھوٹ اور منافقت پر مائل ہو جاتا ہے تو لامحالہ ردعمل کے طور پر پریشانی، غمزدگی، تفکرات بے چینی اور بے خوابی جیسے عوارض جسم انسانی میں پیدا ہوتے ہیں جو کہ ایک غدود Adrenal کے ہارمونز خارج کرنے کا سبب بنتے ہیں جسے Einephrine کہتے ہیں یہ مادہ خون میں شامل ہو کر خون کے دباؤ میں اضافہ کرتا ہے نتیجتاً اعصابی تناؤ بڑھ جاتا ہے اور دل پر دباؤ پڑتا ہے جس سے شریانوں کے فعل میں خلل واقع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ دل مختلف امراض کا شکار ہو جاتا ہے جبکہ ذکر الٰہی سے دل کو سکون اور اطمینان ملتا ہے جس سے مذکورہ غدود نارمل حالت میں رہتا ہے اور اس کا ہارمون کا اخراج کم ہو جاتا ہے جس سے خون کی روانی میں بھی بے ساختگی نہیں رہتی اور دل بیرونی دباؤ سے آزاد ہو کر اپنا فعل سرانجام دیتا ہے ڈاکٹر موصوف نے یہ نتیجہ اس دور میں اخذ کیا ہے۔ کہ ذکر الٰہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔ جبکہ چودہ سو سال قبل قرآن حکیم میں اس کا بیان ہوا ہے ارشاد ربانی ہے ترجمہ "یقیناً ذکر الٰہی دلوں کو اطمینان بخشتا ہے اہل تصوف اس احکام الٰہی کی بجا آوری اپنے اوراد خمسہ سے کرتے ہیں خصوصاً اوراد عصریہ اور اوراد فتحیہ دلوں کو گرما دینے والی دعائیں ہیں اسی تناظر میں حدیث شریف میں یوں ارشاد ہوتا ہے

کہ ہر چیز کو قلعی چمکا دیتی ہے دلوں کو چمکانے والی چیز ذکر الٰہی ہے۔ اہل تصوف (نور بخشیہ) اوراد خمسہ سے اس حدیث شریف کی پیروی کرتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہوتا ہے کہ شیطان (گناہ کا خیال) انسانی دل پر قابض رہتا ہے اور جب انسان ذکر الٰہی میں مشغول ہوتا ہے تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور جب انسان ذکر الٰہی سے غافل ہوتا ہے تو شیطان دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے (مشکوۃ شریف)۔

اور صوفیہ نور بخشیہ اپنے وظائف ہفتہ سے اس حدیث شریف کی بجا آوری کرتے ہیں۔

انسانی دل پر اگر گناہوں کا بوجھ ہو تو ضمیر انسانی پر اس کا ردعمل اتنا شدید ہوتا ہے کہ دل بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا اور یہ تسلسل انسانی دل کو مختلف امراض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جتنا انسان گناہوں سے بچ کر ذکر الٰہی میں مشغول ہو گا اسی قدر دل کو سکون حاصل ہو گا نتیجتاً دل امراض سے بچا رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی حفاظت کا ذمہ خود لیا اور وہ آج تک محفوظ ہے۔ خانہ کعبہ (بیت اللہ) کی حفاظت خود

باقی صفحہ ۳۸ پر

فقہی مسائل

تحریر: علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت قارئین کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ ہمارے پاس سوالات کا ایک بڑا انبار پڑا ہوا ہے۔ ہم ترتیب وار سوالات کے جوابات شائع کیا کرتے ہیں۔ لہٰذا کسی بھی سائل کو یہ اندیشہ دل میں نہیں لانا چاہیے کہ میرے سوال کا جواب شائع نہیں ہوا بلکہ وہ آئندہ کسی بھی شمارے میں اپنے سوال کا تسلی بخش جواب پڑھ لے گا۔

س: (۱) کیا بے وضو ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کی جا سکتی ہے؟

(۲) نماز کے بعد اوراد اور وظائف کو آدمی کیا بے وضو ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے؟

(۳) مالی نصاب پر زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہے تو کیا آئندہ سال اسی مال پر دوبارہ زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ سائل محمد بشیر کوروی حال ٹھٹھو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ج: ۱) قرآن مجید ہاتھ میں اٹھا کر نہیں بلکہ زبانی طور پر تلاوت کی جا سکتی ہے تاہم ایسا کرنا کراہت سے خالی نہیں۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ آدمی حتی الامکان تلاوت کلام پاک کے لیے باوضو ہو جائے۔ اگر اسے کسی جگہ بالفرض وضو کرنے کے لیے پانی میسر نہ آئے تو تیمم کر کے تلاوت کرے جیسا کہ نماز پڑھنے کے لیے تیمم کرنا پڑتا ہے۔ محض جواز کی نسبت افضل شکل پر عمل کرنا زیادہ باعث ثواب ہوتا ہے۔

۲ اوراد اور وظائف پڑھنے کے لیے وضو کرنا شرط کا درجہ نہیں رکھتا ہے۔ لہٰذا بے وضو بھی اوراد اور وظائف پر آدمی عمل پیرا ہو سکتا ہے تاہم باوضو ایسا کرنا افضل ہے۔

(۳) محترم آپ کے سوال کا تعلق سونا، چاندی اور سکہ رائج الوقت کے ساتھ ہے ان چیزوں پر زکوٰۃ کا تعلق سال کے گزرنے کے ساتھ ہوا کرتا ہے لہٰذا سال کے گزر جانے پر آپ نے ان کی زکوٰۃ ادا کر دی۔ ان پر جب دوسرا سال گزرے گا تو بقائے نصاب تک ان پر زکوٰۃ آتی ہی رہے گی۔

س: کیا تیمم کے ساتھ جمعہ اور جماعت کی امامت کی جا سکتی ہے

سائل علی حسین تروپا شگر چھورکا

ج: جی ہاں، بطور کراہت جائز ہے۔ تفصیل کے لیے فقہ احوط کا مطالعہ کیجئے

س: ۱) اگر فوجی جوان دفاعی حالت میں کسی حادثے کا شکار ہو جائے تو اس کے لیے غسل دینے اور کفن پہنانے کا حکم ہے؟

(۲) دعوات صوفیہ میں بعض نمازوں کے لیے سورتیں معین کر دی گئی ہیں حالانکہ فقہ احوط کی عبادت سے ایسا کرنا درست نہیں معلوم ہوتا ہے۔ وضاحت فرمائیں۔ سائل سپاہی اخوند نثار گلاب پور شگر

ج: ۱) محاذ پر موجود فوجی جوان اگر فریقین میں جنگ چھڑ جانے کی بنا پر حالت جنگ میں دشمن کی گولی کا نشانہ بن جانے سے موت کی نیند سو چکا ہو اور اس پر حقیقی شہید ہونا صادق آتا ہو تو اس صورت میں کفن اور غسل دونوں ساقط ہو جاتے ہیں۔ اگر جنگ نہ چھڑی ہو بلکہ کبھی کبھار سرحدی خلاف ورزیاں ہوتی ہوں سرحدی خلاف ورزی کی صورت میں کسی جوان کو گولی لگ جائے اور وہ موت سے ہمکنار ہو جائے تو وہ حقیقی شہید کے زمرے میں نہیں آتا ہے لہٰذا عام میت کے احکام اس پر بھی جاری ہوں گے اسی طرح سے اگر وہ کسی حادثے کا شکار ہو جائے تو بھی اس پر عام میت کے احکام جاری ہوں گے اور حقیقی شہید کے زمرے میں وہ نہیں آئے گا۔ البتہ وہ مسلمان فوجی ہونے کے ناطے صرف اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر چکا ہو تو وہ شہید کے ثواب کا حقدار ٹھہرے گا۔

(۲) دعوت صوفیہ میں بعض نمازوں کی ادائیگی کے لیے جن سورتوں کے تعین کا تذکرہ ہے وہ واجب ہونے پر محمول نہیں ہے، ان سورتوں کے علاوہ دیگر سورتیں بھی ان نمازوں میں پڑھی جا سکتی ہیں۔ درحقیقت

باقی صفحہ ۴۰ پر

دنیائے تصوّف کی خبریں

تاجکی خاتون

محترمہ لطافت نصیر الدین شاہ مراد زادہ کا انٹرویو

سوال: حضرت میر سید علی ہمدانیؒ ایسے عظیم مبلغ دین تھے جن کی کوششوں سے، کشمیر، بلتستان اور تاجکستان سمیت دیگر علاقوں میں اسلام کا نور پھیلا، تاجکستان کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہاں آپ کا مزار ہے، آپ کے مقبرہ اور شخصیت سے تاجیکوں کو کس حد تک لگاؤ ہے، اس کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں۔

جواب: عوام سید علی ہمدانیؒ کے مزار کو اپنے لیے متبرک سمجھتے ہیں۔ آپ کا اثر آج تک لوگوں کے قلب و ذہن پر عیاں نظر آرہا ہے، چنانچہ کولاب کے لوگ ان کے نام کی قسم کھاتے ہوئے کہتے ہیں "بنام ہمدانی قسم" یہ بہت بڑی قسم ہوتی ہے، اس کا سب احترام کرتے ہیں۔

کولاب میں آپؒ کے مزار سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گرمائی مقام ہے، عقیدت مند اسی جگہ سے جوتے اتار کر پیدل آپ کے مزار کی زیارت کے لیے جاتے ہیں اس جگہ کا نام تودہ کفش "جوتوں کی بھیڑ" ہے، کہتے ہیں قدیم زمانے میں اتنے زائرین آتے تھے کہ یہاں ان کے اتارے ہوئے جوتوں کا ایک انبار لگا ہوا ہوتا تھا، اسی لیے اس جگہ کا نام تودہ کفش پڑ گیا۔

حضرت میر سید علی ہمدانیؒ کے مزار پر لوگ اپنی حاجت روائی کے لیے آتے ہیں، اکثر بیمار بچوں کو شفایابی کے لیے ڈاکٹر کے پاس لے جانے کے بجائے آپ کے مزار پر ہی لے جایا جاتا ہے۔

۱۹۹۰ء تک شاہ ہمدانؒ کا مزار کولاب کی جامع مسجد کی حیثیت رکھتا تھا، اسی سال جامع مسجد الگ جگہ پر منتقل کی گئی اور مزار کے احاطے کو میوزیم میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس کے بعد یہاں کی دلو... کی مرمت کی گئی، مزار کے احاطے میں کی جانے والی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ یہ جگہ تین ہزار سال پہلے بھی آباد تھی۔

البتہ حضرت ہمدانؒ کے افکار و خیالات اور خدمات پر جو کام پاکستان میں ہوا ہے، تاجیکستان میں نہیں ہوا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ کی خدمات، آثار اور نظریات کے متعلق زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے اشاعتی مہم شروع کی جائے۔

شاہ ہمدانؒ تاجیکستان، ایران، برصغیر اور افغانستان کی مشترکہ شخصیت ہیں، ان ممالک پر فرض عائد ہوتا ہے کہ آپ کے جلیل القدر آثار کو محفوظ رکھنے اور آپ کی شخصیت کو مزید متعارف کرانے کے لیے مشترکہ طور پر کام کریں۔

سوال: آپ کی پاکستان آمد کا بنیادی مقصد شاہ ہمدانؒ کے آثار و خدمات پر تحقیقات ہے، اس سلسلے میں تاجیکستان میں جو آئندہ شاہ ہمدانؒ بین الاقوامی کانفرنس ہو رہی ہے، براہ مہربانی اس کے بارے میں بھی ہمارے قارئین کو آگاہ فرمائیں۔

جواب: میر سید علی ہمدانیؒ عالمی کانفرنس آئندہ سال ۲۴ اکتوبر کو تاجیکستان میں منعقد ہو گی، تاجیکستان حکومت کا پروگرام ہے کہ یہ کانفرنس دارالحکومت دوشنبہ میں منعقد کرے، اس میں ادبی پروگرام کے علاوہ میر سید علی ہمدانیؒ کے مزار کی زیارت بھی شامل ہے۔

پاکستان سے اس کانفرنس میں ۲۴ کے قریب مندوبین شرکت کریں گے۔

اس کانفرنس کے انعقاد میں تاجیکستان میں اسلامی جمہوریہ ایران کے سفیر جناب آقائے شبستری کا عملی تعاون بھی شامل حال ہے۔ پاکستان کی شاہ ہمدانؒ عالمی ایسوسی ایشن نے بھی دس ہزار ڈالر عطیہ دیا ہے۔

جی۔ ایچ معروفی

اسلام آباد میں اہل تصوف کی روحانی سرگرمیاں

اس سال رمضان المبارک کے مہینے میں جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں روح پرور مناظر دیکھنے میں آئے۔ یہاں کل چوبیس اہل تصوف نے اعتکاف میں بیٹھنے کا شرف حاصل کیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ اسلام آباد میں اتنی تعداد میں اہل تصوف اعتکاف میں بیٹھے جن میں راولپنڈی اور اسلام آباد کے مقامی لوگ شامل ہیں۔ یہ خوش آئند بات ہے کہ اہل تصوف اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آگاہ رہے کہ شاہ سید محمد نوربخش نے فقہ احوط میں پورا ایک باب اعتکاف کے موضوع پر تحریر کیا ہے یہی وجہ ہے اہل تصوف نے خانقاہوں میں چلہ کشی کے لیے چلہ خانے بنائے تھے مگر مادہ پرستی اور تنگ دستی نے اس طرف توجہ دینے سے باز رکھا۔ یہاں تک علماء کرام بھی اس فریضہ کو نبھانے کے لیے تیار نہ تھے ایسے میں کسی سے طریقت، حقیقت اور معرفت کی توقع رکھنا عبث تھا تاہم فقیر محمد ابراہیم صاحب نے اس اہم امر کی طرف توجہ دی جس کی وجہ سے جوان اور بوڑھے دونوں طبقے جوق در جوق اس طرف راغب ہونے لگے ہیں۔

جی ایچ معروفی
اسلام آباد

فقیر ابراہیم صاحب کا کامیاب تبلیغی دورہ

بلتستان سے ممتاز نوربخشی بزرگ جناب فقیر محمد ابراہیم صاحب کی قیادت میں ایک وفد نے کراچی اور لاہور کا تبلیغی دورہ کیا کراچی پہنچنے پر نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے سینکڑوں کارکنوں اور عوام نے وفد کا والہانہ استقبال کیا۔ اس موقع پر جامع مسجد نوربخشیہ محمود آباد میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جناب فقیر محمد ابراہیم صاحب نے کہا کہ ہم صرف اور صرف دین حق کی سربلندی کے لیے تبلیغی مشن پر نکلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قوم نے نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن سے بڑی توقعات وابستہ کر رکھی ہیں اس لیے این وائی ایف کو چاہیے کہ کسی قسم کے دباؤ میں آئے بغیر مذہب صوفیہ روش نوربخشیہ کے تشخص اور اتحاد کے لیے جدوجہد کرتے رہیں۔ بعد ازاں کراچی کی خواتین نے بھی بوا ابراہیم کے اعزاز میں استقبالیہ دیا اور دینی مسائل سے متعلق معلومات حاصل کیں ایک سوال کے جواب میں فقیر صاحب نے کہا کہ مسلک نوربخشیہ میں تقلید کی سرے سے گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ اہل نوربخشیہ اہل بیعت ہیں تقلیدی نہیں اگر کوئی عالم تقلید کو صحیح سمجھتا ہے تو یہ اس کی ذاتی رائے ہے کراچی میں قیام کے دوران انہوں نے محمود آباد اور جھونپڑ میں اہل تصوف کے اجتماعی اعتکاف کی قیادت کی اور وعظ و نصیحت کے مجالس منعقد کرائے جن میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اس سلسلے میں خوشی کی بات یہ ہے کہ بہت سے لوگوں نے مسلک حقہ میں شمولیت اختیار کی ہے۔

لاہور آمد

جمعرات ۶ رمضان المبارک کو دعوت و تبلیغ کا یہ کارواں جب کراچی سے لاہور پہنچا تو لاہور کے اہل نوربخشیہ نے گرم جوشی سے ان کا استقبال کیا یہاں بھی بہت سے لوگوں نے جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ میں اعتکاف میں بیٹھنے کا شرف حاصل کیا۔ اور لاہور کے تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم نوجوانوں نے بھرپور شرکت کی۔ اجتماعی دعا کے بعد مجلس منعقد ہوئی جس سے بوا ابراہیم صاحب کے علاوہ مولوی عبدالسلام اخوند غلام رضا اور نوجوان شاعر اور این وائی ایف کے رہنما ذاکر حسین ذاکر نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے اعتکاف کے فضائل اور طریقت کے رموز پر روشنی ڈالی اور لوگوں کو اپنی زندگیاں رضائے الٰہی کے حصول اور مذہب حقہ کی سربلندی کے لیے وقف کرنے کی تلقین کی۔

محمد یونس
نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن لاہور

تنظیم فدائیان آل رسول صوفیہ نوربخشیہ کراچی کی سرگرمیاں

۳ مارچ ۱۹۹۳ء کو اراکین انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو کا ایک وفد پیر نوربخشیہ جناب سید محمد شاہ نورانی کو عید الفطر کی مبارک بادی

کے لیے کریس پہنچا۔ اس موقع پر اراکین تنظیم فدائیاں آل رسول صوفیہ نور بخشیہ کریس بلتستان (رجسٹرڈ) نے وفد کو دارالطالعہ کے دورے کی دعوت دی وفد نے جس میں انجمن صوفیہ نور بخشیہ سکردو کے صدر جناب غلام حیدر ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری غلام علی حیدری دیگر مخلص اراکین جناب الطاف حسین، محمد علی سول جج سکردو، غلام مہدی انسپکٹر آف پولیس عبدالکریم اے سی سکردو سید جلال الدین، علی محمد، غلام علی حیدری سابق میونسپل کونسلر سکردو، غلام گورنمنٹ کنٹریکٹر حاجی احمد گورنمنٹ کنٹریکٹر دیگر معززین شامل تھے، دارالطالعہ اور جامعہ الصفہ (زیر تعمیر) و متصل مسجد کا معائنہ کیا اس موقع پر وفد نے تنظیم ھذا کی کارکردگی کو خوب سراہا اور لائبریری کے طریق کار و مقاصد کے متعلق حقائق سے آگاہ ہو کر خوشی و اطمینان کا اظہار کیا وفد کے بیشتر ارکان نے دارالطالعہ کے معائنے کے بعد تنظیم کی بہترین الفاظ میں تعریف کی اور اسے مستقبل میں نور بخشیوں کے لیے نیک فال قرار دیا۔ دارالطالعہ جامعہ الصفہ و متصل مسجد کا تفصیلی دورہ کرنے کے بعد علماء کرام و معزز مہمانان نے تنظیم فدائیاں آل رسول صوفیہ نور بخشیہ کی جانب سے دی گئی ٹی پارٹی میں شرکت کی ٹی پارٹی سے فراغت پر جناب غلام علی حیدری جنرل سیکرٹری انجمن نور بخشیہ سکردو نے وفد کے ارکان کا تعارف پیش کیا بعد ازاں تنظیم کی جانب سے جناب مولانا محمد علی عارف نے علماء کرام و دیگر مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا۔ اس سے قبل ۵ مارچ [illegible] کو تنظیم فدائیاں آل رسول، صوفیہ نور بخشیہ کریس کا ایک اجلاس زیر صدارت محمد رضا نائب صدر تنظیم کے مرکزی آفس میں منعقد ہوا اجلاس کی کارروائی حسب ضابطہ تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی جس کے بعد غلام عباس جنرل سیکرٹری نے اجلاس کا ایجنڈا پیش کیا اجلاس نے چند تنظیمی امور پر بحث کی اور فیصلے کیے۔ جنرل سیکرٹری نے رمضان المبارک کی مناسبت سے اپنے خیالات و افکار کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ماہ مبارک تمام مسلمانان عالم کے لیے نہایت متبرک اور اہم ہے کیونکہ اسی ماہ مبارک میں ہی قرآن جیسی ہدایت والی کتاب نازل ہوئی۔ اجلاس میں گفتگو کرتے ہوئے تنظیم کے نائب صدر نے حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کی مناسبت سے تمام مسلمانان عالم کو ہدیہ تعزیت پیش کیا اور امام علیہ السلام کے فلسفہ شہادت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ امام علیہ السلام کی زندگی ہر طبقے کے انسانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔

اجلاس نے نوائے صوفیہ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور عظیم تر خدمت پر انتظامیہ نوائے صوفیہ اسلام آباد کو خراج تحسین اور مبارک باد پیش کی۔

سیکرٹری نشر واشاعت
تنظیم فدائیاں آل رسول
صوفیہ نور بخشیہ کریس بلتستان

سرمیک بلتستان میں امام زمان امام مہدی علیہ السلام اور شاہ سید محمد نور بخش کا یوم ولادت مذہبی جوش و جذبہ کے ساتھ منایا گیا

۱۵ شعبان کو مرکزی جامع مسجد شاہ ہمدان سرمیک میں امام مہدی علیہ السلام اور غوث المتاخرین حضرت شاہ سید محمد نور بخش کا یوم ولادت باسعادت منایا گیا۔ اس موقع پر ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت میر واعظ سرمیک سید محمد صاحب نے کی۔ جلسہ میں سرمیک بھر کے علماء کرام، دانشور، طلباء اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ صدر جلسہ سید محمد صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمیں اسلام کی بقاء، سلامتی اور استحکام کے لیے کام کرنا چاہیے ہر مسلمان کے لیے آئمہ طاہرین اور اولیاء کرام کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ اس جلسہ سے علماء کرام کے علاوہ مدرسہ شاہ ہمدان کے طلباء نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر شاہ ہمدان اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے سرگرم کارکن محمد الیاس کو ان کی دینی خدمات پر فیض بخش ایوارڈ دیا گیا۔

محمد باقر بدر
پبلسٹی سیکرٹری شاہ ہمدان سٹوڈنٹس
فیڈریشن بلتستان

مدرسہ معروفیہ سینو میں یوم شاہ سید محمد نور بخش بڑی عقیدت و احترام سے منایا گیا

۲۴ شعبان کو نور بخشیہ فیڈریشن بلتستان سینو یونٹ کے زیر

اہتمام شاہ سید محمد نور بخش کے یوم ولادت کے موقع پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت سید زاہد حسین الموسوی نے کی۔ این وائی ایف سینو یونٹ کے ڈپٹی فنانس سیکرٹری خلیل احمد نے جلسہ میں شرکت کرنے والے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب میں موضع سینو، تھگس، گلشن کبیر اور دم سم سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جلسہ سے سینو یونٹ کے صدر محمد حسین نے این وائی ایف کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ سید مظفر علی نے شاہ ہمدان کی دینی خدمات اور اوراد فتحیہ و عصریہ کے فضائل سے سامعین کو روشناس کرایا۔ آخر میں صدر جلسہ سید زاہد حسین الموسوی نے مذہب حقہ کی ترقی اسلام اور پاکستان کے استحکام کے لیے دعائیں کی۔

غلام عباس تمنا

سیکرٹری نشرو اشاعت

نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن سینو

نمائندہ نوائے صوفیہ لاہور محمد اشرف ایک حادثہ میں زخمی ہوگئے



۴ اپریل ۱۹۹۴ء کو محمد اشرف نمائندہ نوائے صوفیہ لاہور جو کہ جامع مسجد صوفیہ نور بخشیہ لاہور کے صدر غلام حسین کا بھانجا بھی ہے لاہور سے بس میں آتے ہوئے سوہاوا کے قریب حادثے کا شکار ہو گئے جس میں وہ معجزانہ طور پر بچ گئے مگر کچھ چوٹیں آئیں ان کے ہمراہ جامع مسجد صوفیہ نور بخشیہ محمود آباد کراچی کے سابق خزانچی محمد علی صاحب سلترو کے صاحبزادے احسان علی بھی شدید زخمی ہو گئے۔ آگاہ رہے کہ اس حادثہ میں ۱۵ آدمی موقع پر ہی جان بحق اور کئی شدید زخمی ہو گئے تھے۔

جی ایچ معروفی

مرکزی جامع مسجد نور بخشیہ سکردو کے لیے امداد

مرکزی جامع مسجد نور بخشیہ سکردو کے لیے جس کی تعمیر زور و شور سے جاری ہے انجمن محمدیہ اسلام آباد کے جیالے کارکنوں نے اکیس ہزار روپے کی امداد کی ہے یہ رقم انجمن کے جنرل سیکرٹری قاچو محمد امین نے مذکورہ مسجد کے خطیب آخوند محمد حسین صاحب کے حوالے کر دی، جسے انہوں نے شکریے کے ساتھ قبول کیا۔

ضلع گانچھے بلتستان کے شاہراہوں کے نام

سال ۱۹۹۰ء میں نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن کے سالانہ کنونشن میں عوامی نمائندوں اور انتظامیہ کی منظوری سے یہاں کے شاہراہوں کے نام مندرجہ ذیل بزرگان دین کے نام پر رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

۱۔ سکردو تا کونکماڑک روڈ شاہراہ شاہ ہمدان

۲۔ گول تا ہوشے جیپ روڈ شاہراہ نور بخش

۳۔ سرمو تا سیاری نجم الدین ثاقب روڈ

۴۔ سرمو تا فرانو جنید بغدادی روڈ

۵۔ بلغار تا تھلے روڈ شاہراہ سری سقطی

۶۔ خپلو خور خور تو بکوا تا سرگیپ روڈ فیض بخش روڈ

۷۔ محلہ سرگیب، بانپی تا .... روڈ دانیال شہید روڈ

۸۔ چھچن بر چھچن سر طونک روڈ چھچن روڈ

۹۔ محلہ کرانینگ باغ سکول تا ہسپتال روڈ شاہراہ معروف کرخی

عوام الناس اور کاروباری حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ آئندہ مندرجہ بالا ناموں کو اپنے خطوط لیٹر پیڈ اور سائن بورڈ وغیرہ پر استعمال کریں۔

سید ابن الحسن کاظمی

مرکزی صدر

نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن

نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان کا نصب العین اور اغراض و مقاصد

نصب العین

اللہ اور اس کے رسولؐ کی دی ہوئی تعلیمات کے مطابق بنی نوع انسان کو فریضہ اقامت دین کی بجا آوری کے قابل بنانا ہے تاکہ وہ رضائے الٰہی حاصل کر کے دنیا و آخرت دونوں میں حقیقی کامیابی سے ہمکنار ہو

اغراض و مقاصد

۱۔ نوجوانوں کی اسلامی خطوط پر فکری تربیت کرنا۔ انہیں اپنی دینی ذمہ داریوں کی بجا آوری کے لیے منظم کرنا اور ان کے تعلیمی و معاشی مسائل کے حل کے لیے بھرپور کوشش کرنا۔

۲۔ آئمہ کرام اور اولیائے مرشدین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین اسلام کی سربلندی اور امت مسلمہ کی ترقی و استحکام کے لیے جدوجہد کرنا۔

۳۔ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی اور ان کے معنوی جانشین حضرت شاہ سید محمد نور بخش قدس سرہ العزیز کے رفع اختلاف من بین المسلمین کی عظیم تحریک کو جاری رکھنا۔

۴۔ اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت اور بزرگان دین کے آثار کے تحفظ کا بندوبست کرنا

۵۔ پاکستان میں ہر قسم کے استحصال سے پاک ایک صحیح اور پائیدار اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے کوشاں رہنا نیز وطن عزیز کی سلامتی اور ترقی کے لیے بھرپور مدد فراہم کرنا۔

۶۔ اسلامی فقہی مسلک نور بخشیہ کے پیروکاروں کے مذہبی، سیاسی اور معاشرتی حقوق کے لیے جدوجہد کرتے رہنا۔

مرکزی عہدیداران

۱۔ صدر	سید ابن حسن کاظمی (خورسے)
۲۔ سینئر نائب صدر	غلام مہدی بلگو (خپلو)
۳۔ نائب صدر	غلام مہدی شاہین (تھگس)
۴۔ جنرل سیکرٹری	محمد اسحاق شاکر (خپلو)
۵۔ جائنٹ سیکرٹری	محمد ذکریا (خپلو)
۶۔ فنانس سیکرٹری	علی مراد (مرضی گونڈ)
۷۔ سیکرٹری نشر و اشاعت	حادی علی (کراچی)
۸۔ رابطہ سیکرٹری	غلام نبی (الخار)
۹۔ لائبریرین	عبدالرحمن (خپلو)
۱۰۔ ڈپٹی فنانس سیکرٹری	محمد یعقوب (دم سم)
۱۱۔ ڈپٹی لائبریرین	محمد ابراہیم مثالی (مرلو)
۱۲۔ ڈپٹی نشر و اشاعت	یعقوب علی (چھوربٹ)
۱۳۔ سیکرٹری بزم تنظیم دین	محمد یوسف نورانی (تھلے)
۱۴۔ آفس سیکرٹری	عمران علی (کراچی)

اراکین کونسل آف گائیڈنس

۱۔ کرنل (ریٹائرڈ) غلام حیدر	چیرمین
۲۔ علامہ محمد علی شبیری	رکن
۳۔ شیخ سکندر حسین	رکن
۴۔ مولانا عبدالحلیم	رکن
۵۔ انجینئر کوثر علی	رکن
۶۔ سید حسن شاہ شگری	رکن
محمد عارف (خپلو)	رکن
۸۔ محمد خان (سکما)	رکن

جاری کردہ
مرکزی دفتر نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان
جامع مسجد نور بخشیہ گلی نمبر ۳۲ لیاقت اشرف کالونی
محمود آباد نمبر ۲ کراچی۔

حشوپی شگر میں یوم شاہ سید محمد نور بخش مذہبی عقیدت و احترام سے منایا گیا

۲۷ شعبان کو نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن حشوپی شگر کے زیر اہتمام شاہ سید محمد نور بخش کا یوم ولادت مذہبی جوش و جذبہ کے ساتھ منایا گیا اس موقع پر ایک عظیم الشان جلسہ پیر نور بخشیہ سید محمد شاہ صاحب کی

زیر صدارت منعقد ہوا جلسہ میں حشوپی اور اس کے مضافات میں بسنے والے اہل تصوف نے بڑی تعداد میں شرکت کی جلسہ کی کارروائی کا آغاز جناب آخوند رضا صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا ہائی اسکول الچوڑی کے ممتاز طالب علم مظاہر حسین نے شاہ سید کے حضور بلتی زبان میں نذرانہ عقیدت پیش کیا اس کے بعد انور کوروی کا لکھا ہوا کلام طالب علم یوسف نے ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنایا جسے حاضرین نے بے حد سراہا۔ جناب ماسٹر آخوند علی صاحب نے اپنے مقالہ میں کہا کہ شاہ سید جیسے محسنوں کو یاد رکھنا ایک احسان شناس قوم کا شیوہ ہے انہوں نے کہا کہ شاہ سید نے مشکل حالات کے باوجود دین اسلام کی تبلیغ کی ان کی کوششوں سے کشمیر و بلتستان کے لوگ دیوانہ وار مسلمان ہونے لگے ہمیں چاہیے کہ ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں جناب مولانا غلام رسول نے شاہ سید محمد نور بخش کو خدا کی برگزیدہ ہستی قرار دیا۔ مولانا محسن علی حشوپی اور مولانا خادم حسین نے شاہ سید کی تعلیمات پر مدلل تقاریر کیں۔ اس موقع پر سید محمد شاہ صاحب تھلوی نے شاہ سید محمد نور بخش کی مشہور کتب فقہ احوط اور نجم الہدیٰ کے اشعار سے لوگوں کو روشناس کیا آخر میں صدر جلسہ جناب پیر سید محمد شاہ نے اتحاد بین المسلمین اور شاہ سید کی تعلیمات اور تصانیف پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جلسہ سے غلام علی حیدری اور مولانا محسن علی حشوپی نے بھی خطاب کیا اور کامیاب جلسہ کے انعقاد پر منتظمین کی تعریف کی اس موقع پر کشمیر' بوسنیا اور فلسطین کے مسلمانوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا گیا اور اسلام کی سربلندی کی دعاؤں کے ساتھ یہ عظیم الشان جلسہ اختتام کو پہنچا۔

رپورٹ: علی حسین تروپا شگری (نمائندہ نوائے صوفیہ)
غلام نبی ترابی معاون سیکرٹری نشرو اشاعت
نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن شگر

رمضان المبارک میں اعتکاف کے تربیتی کیمپوں کا انعقاد

رمضان المبارک روحانیت کے متوالوں کے لیے ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل مہینہ ہے ابتدائے اسلام سے ہی اس مبارک مہینے میں عبادات کا خصوصی اہتمام ہوتا رہا ہے۔ گو زمانہ کے ساتھ ساتھ وہ گرم جوشی باقی نہ رہی لیکن پھر بھی صوفیہ نور بخشیہ کے پیروکار اس مہینے کے تقدس و احترام کا خصوصی خیال رکھتے چلے آرہے ہیں گو ایک عرصے اعتکاف قصئی متروک تھی اور ہماری خانقاہوں کے ساتھ بنے ہوئے اعتکاف خانے جو سوالیہ نشان بن کر رہ گئے تھے۔ گذشتہ چند سالوں سے پھر آباد ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ اس کا اندازہ ذیل سے ہو جاتا ہے۔

۱۹۹۳ء کے آغاز سے ہی روحانیت سے لگاؤ رکھنے والوں کی تربیت کے لیے مختلف مقامات پر ایک روزہ اور سہ روزہ اعتکاف کا اہتمام کیا گیا۔ مسجد ہنڈیلی' جامع مسجد چھچن' جمعہ مسجد بر چھن' جامع مسجد باقرپی گونڈ مسجد طُولمر میں بیس سے ساٹھ افراد کے گروپ اعتکاف میں بیٹھے نیز شب قدر کے موقع پر بیک وقت خپلو اور چھوربٹ میں درجنوں جامع مساجد اور خانقاہوں میں سہ روزہ اعتکاف کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر خانقاہ چھچن میں ۴۲ افراد' خانقاہ باقرپی گونڈ میں ۴۳ افراد' خانقاہ براہ میں ۲۰۷ افراد نے اعتکاف میں بیٹھنے کا شرف حاصل کیا۔ اختتامی تقریبات میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ ان موقعوں پر جناب محمد ابراہیم فیضی صاحب' جناب مولانا محسن علی صاحب' مولانا عبدالحمید صاحب' مولانا عبدالسلام صاحب' مولانا محمد اسماعیل صاحب' مولانا رستم علی انجم صاحب' قاری محمد ابراہیم صاحب' مولانا اخوندزادہ محمد رضا صاحب' مولانا عبدالرحیم کرخی صاحب' مولانا اخوند علی ستروپی صاحب' مولانا عبداللہ صاحب' مولانا شکور علی انور صاحب' مولانا محمد ابراہیم کھانسر صاحب اور راقم الحروف نے خطاب کیا۔

غلام حسن حسنو
برق چھن

اس سال رمضان المبارک کی دس تاریخ سے مسجد امیریہ تھی میں ۸۰ اہل تصوف نے اعتکاف میں بیٹھنے کا شرف حاصل کیا۔ ان میں مقامی لوگوں کے علاوہ سرمو' براہ اور خپلو' کے دیگر محلوں سے بھی لوگ شریک ہوئے ان میں نو عمر' جوان اور عمر رسیدہ سب لوگ شامل تھے۔ اختتام پر علماء کرام نے اعتکاف کے فضائل و برکات سے عوام کو روشناس کیا۔ جن علماء کرام نے خطاب کیا ان میں سرمو سے مولانا محسن صاحب' قاری ابراہیم صاحب' تھی خپلو سے پوار رستم صاحب

شامل ہیں آخر میں آخوند محمد صاحب فرو چنگ نے دعا کی۔

ابوذر غفاری   قاچو ابوذر   آخوند محمد علی   مولوی غلام عباس   آخوند محمد علی مسجد امام ھمی

شگر میں جامعہ نور بخشیہ کا افتتاح

۳ شعبان المعظم کو جامعہ نور بخشیہ شگر کا باقاعدہ افتتاح ہوا اس موقع پر ایک باوقار تقریب منعقد ہوئی جسکی صدارت میرواعظ نور بخشیہ شگر سید محمد عراقی نے کی۔ مقررین نے نور بخشی بچوں کو دینی علوم سے آراستہ کرنے پر زور دیا اور والدین سے اپیل کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچوں کو مدرسہ بھیجیں کیونکہ مذہبی تعلیم دلوانا والدین کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے خانقاہ معلی کی خستہ حالت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خانقاہ معلی کی مرمت ہم سب کا فرض ہے اس سلسلے میں ہم سب کو مل کر کام کرنا چاہیے تاکہ یہ تاریخی خانقاہ اپنی اصلی حالت میں آسکے' جن مقررین نے خطاب کیا ان میں مدرسہ صوفیہ نور بخشیہ کو تھنگ شگر کے مدرس مولانا خادم حسین چندوی' سکندر علی' علی حسن' محمد حسین' غلام محمد اور بوالشکور علی شامل ہیں۔

کورو میں مقابلہ حسن قرآت کے اختتام پر جلسہ

مورخہ ۶ فروری ۱۹۹۳ء کو موضع کورو بلتستان میں حسب سابق امسال بھی مسجد صوفیہ نور بخشیہ کورو کھانسر میں پورا ایک ماہ مقابلہ حسن قرات کا اہتمام کیا گیا اختتامی موقع پر ایک عظیم الشان جلسہ کا اہتمام ہوا جس میں اول دوم اور سوم آنے والوں کی حوصلہ افزائی کی گئی اس موقع پر اسٹیج سیکرٹری سلیم اللہ کوروی نے حاضرین جلسہ کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر صدر جلسہ میرواعظ کورو سید سعادت جان نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں ہر مسائل کا حل موجود ہے قرآن کریم ہم سب کے لیے مشعل راہ ہے قرات کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت سے سکون قلب حاصل ہوتا ہے مہمان خصوصی آغا سید علی صاحب نے قرآن کریم کے فضائل و برکات سے لوگوں کو روشناس کرایا۔ اس موضع پر مولانا غلام' محمد علی سالک' مولانا غلام مہدی' مولانا غلام نبی' مولانا غلام حیدر' مولانا شکور علی انور' مولانا اشتیاق احمد اور مولانا غلام محمد حقانی نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے اتحاد بین المسلمین اور قرآن مجید کے تعلیمات پر سختی سے عمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا اس موقع پر مرحوم پیر نور بخشیہ سید عون الموسوی اور بلبل تصوف الحاج مولوی محمد علی مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے دعائے مغفرت مانگی گئی۔ اس سے قبل موضع کو دوستو کے مسجد صوفیہ نور بخشیہ میں بھی اس قسم کے جلسہ کا انعقاد ہوا جس میں دور دراز جگہوں سے کثیر تعداد میں اہل تصوف نے شرکت کی۔

سلیم اللہ کوروی
طالب علم ڈگری کالج سکردو

امام مہدی اور شاہ سید محمد نور بخش کا یوم ولادت

تنظیم فلاح و بہبود نوجوانان صوفیہ نور بخشیہ سرمک کراچی یونٹ کے زیر انتظام ۲۸ جنوری کو حضرت امام مہدی اور شاہ سید محمد نور بخش کے یوم ولادت کے سلسلے میں ایک پروقار تقریب کا انعقاد ہوا جس میں جناب محمد ابراہیم زائر صاحب چیرمین عبداللہ صاحب اور جامع مسجد صوفیہ نور بخشیہ کورنگی کراچی کے خطیب مولانا محمد حسن نیازی کے علاوہ سینکڑوں جاں نثاراں نے شرکت فرمائی۔ قاری احسان دانش نے تلاوت کلام پاک سے مجلس کا آغاز کیا۔ جناب ذاکر حسین' اصغر حسین' ذوالفقار علی' گلزار حسین اور منیر حسین نے سرور کونین کے حضور ہدیہ عقیدت پیش کیا۔ محمد رضا عاصی نے بحضور شاہ ہمدان کلام اقبال پیش کیا اخوند محمد باقر نے شاہ سید کی بلتستان میں آمد کے موضوع پر روشنی ڈالی تنظیم کے جنرل سیکرٹری غلام رسول نے شاہ سید اور دور حاضر کے موضوع پر اظہار خیال کیا اور آخر میں اخوند محمد حسین کی اختتامی دعا کے ساتھ یہ پروقار محفل انجام پذیر ہوئی۔

تنظیم نوجوانان فلاح و بہبود نوجوانان سرمیک کراچی کا انتخاب

تنظیم نوجوانان فلاح و بہبود نوجوانان سرمک کا قیام ۱۹۸۸ء میں عمل میں آیا۔ یہ تنظیم مدرسہ شاہ ہمدان ویمن ویکیشنل ٹریننگ سینٹر چلانے کے علاوہ بہت سی فلاحی اور مذہبی خدمات بھی سرانجام دے رہی ہے۔ پچھلے سال کراچی میں بھی ایک یونٹ کا قیام عمل میں لایا گیا اور

باقاعدہ الیکشن کے ذریعے بارہ رکنی کابینہ قائم کی گئی۔ حلف وفاداری کے سلسلے میں جامع مسجد صوفیہ نور بخشیہ کے معروف کرٹی ہال میں ۲۳ دسمبر کو نماز جمعہ کے بعد ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جسکی صدارت جناب مولانا محمد حسین نیازی نے کی اور مہمان خصوصی بیگم غلام مہدی صاحب تھے۔ مولانا محمد رضا ذیشان نے تلاوت کلام پاک سے تقریب کا آغاز کیا۔ پھر مندرجہ ذیل اراکین نے اپنے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔

نگران اعلیٰ	محمد علی
صدر	محمد حسن دلشاد
نائب صدر	منظور حسین
جنرل سیکرٹری	غلام رسول
ڈپٹی جنرل سیکرٹری	نثار احمد
جوائنٹ سیکرٹری	رستم علی
فنانس سیکرٹری	محمد قربان
رابطہ سیکرٹری	محمد ابراہیم
آفس سیکرٹری	محمد رضا عاصی
پروپیگنڈہ سیکرٹری	محمد باقر
پریس سیکرٹری	غلام رضا بابو
ناظم اجلاس	محمد حسین

نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن دم سم یونٹ کا زیر اہتمام یوم شاہ سید کا انعقاد

دو فروری ۱۹۹۳ء کو مولانا محمد آزاد کی صدارت میں غوث المتاخرین حضرت شاہ سید محمد نور بخش کے یوم ولادت کے سلسلے میں نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن دم سم یونٹ کراچی کے زیر اہتمام ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ جناب ذاکر حسین نے تلاوت کلام پاک سے تقریب کا آغاز کیا۔ اور جناب طارق الرحمان نے شاہ سید علیہ رحمہ کی تبلیغ اسلام پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لوگوں سے پرزور اپیل کی کہ شاہ سید محمد نور بخش کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ انجمن ھذا کے صدر ممتاز علی نے بھی شاہ سید کی سیرت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ الفقہ الاحوط پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یعقوب علی نائب صدر اور رابطہ سیکرٹری غلام رسول صاحبان نے بھی شاہ سید کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی۔

آخر میں مولانا محمد جعفر آزاد کی کشمیر بوسنیا اور فلسطین کے مسلمانوں کی آزادی کے لیے خصوصی دعا کے ساتھ یہ پروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اخوند محمد تقی کھرکوی
کی
اعتقادی قلابازیاں

محمد باقر
ناظم آباد کراچی

حال ہی میں اخوند محمد تقی کھرکوی نے شاہ سید قاسم فیض بخش کے تصنیف کردہ رسالہ امامیہ کو جو انہوں نے آج سے پانچ صدی قبل آئمہ مسجد کی رہنمائی کے لیے تالیف فرمایا تھا کافی ردو بدل اور بے شمار ذہنی اختراعات کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نور بخشی کتابوں کے ساتھ یہ سلوک اس سے قبل بھی بارہا ہو چکا ہے۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ اس طرح کے کارنامے سرانجام دینے والوں نے لمحہ بھر کو بھی یہ تامل نہیں کیا کہ وہ بزرگان دین کی تصنیفات کو مسخ کر کے کس قدر اخلاقی دیوالیہ پن کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جب کسی قوم میں اعلیٰ علمی اور فکری صلاحیتوں کے حامل قدو قامت والے لوگ عنقا ہو جائیں تو کم علم بونوں کو کھل کھیلنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اخوند موصوف نے عظیم صوفی بزرگ شاہ سید قاسم فیض بخش کی معروف کتاب کے ساتھ خیانت کاری کر کے اس کی نمایاں مثال قائم کی ہے۔

حال ہی میں نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن نے ایک اشتہار شائع کر کے اخوند موصوف کے اس سیاہ کارنامے سے پردہ اٹھایا ہے۔ اور ان کی اس غیر اخلاقی حرکت کے جواز کے بارے میں متعدد سوال کیے ہیں۔

نیز تمام نور بخشی اور غیر نور بخشی حلقوں میں بھی اخوند موصوف کی اس حرکت کو ناپسندیدہ بلکہ قابل مذمت قرار دیا جا رہا ہے۔ اخوند صاحب کو چاہیے کہ اس فتنہ خیز کتاب کو تلف کریں اور روح شاہ قاسم فیض بخش علیہ السلام سے بصدق دل معافی کے خواستگار ہوں۔

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان کی سفارشات

انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ کراچی کے چند مخلص کارکنوں کی مخلصانہ جدوجہد سے ۱۹۹۰ء میں جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کے حدود میں چند کمروں پر مشتمل ایک جامعہ قائم کیا گیا اور اس طرح انجمن فلاح و بہبود کے اس وقت کے صدر جناب بابر علی صاحب نے ملک گیر دورے کے بعد پیر نوربخشیہ حضرت سید عون علی الموسوی مرحوم کی خدمت میں اساتذہ متعین کرنے کی درخواست پیش کی اس ضمن میں استاد العلماء جناب سید علی شاہ صاحب اور دیگر چند علماء دین کے نام زیر بحث آئے تاہم جناب شیخ سکندر حسین صاحب کا بحیثیت استاد تقرر ہوا۔ اس طرح چند سالوں سے جناب استاد محترم اور کراچی کے عوام ابھی تک بڑی خوش اسلوبی سے اپنے فرائض نبھا رہے ہیں۔ دیکھا جائے تو جامعہ نے تعلیم کا ایک اچھا معیار قائم کیا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی اپنا معیار برقرار رکھے گا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ہمارے ہاں بہت سی درس گاہیں کھلیں اور بند ہوئیں اس طرح اس جامعہ کو بھی چند طلباء نے تعلیم مکمل کرنے سے پہلے ہی خیرباد کہہ دیا تو عوام و خواص میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ یہ ہونہار اور اچھے طالب علم کیوں مدرسہ چھوڑ رہے ہیں۔ یوں مختلف جگہوں سے این وائی ایف پاکستان کے مرکزی عہدیداروں کو خطوط آنے لگے کہ آپ لوگ اس بارے میں تحقیق کریں کہ کونسی ایسی وجوہات تھیں جن کی بناء پر طلباء جامعہ چھوڑنے پر مجبور ہوئے چنانچہ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے مرکزی رہنماؤں نے عوامی امنگوں کے مطابق مسائل کا حل تلاش کرنے کی خاطر ایک میٹنگ بلائی جس میں مختلف امور پر سیر حاصل گفتگو کرنے کے بعد سیکرٹری جنرل نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان جناب محمد اسحاق شاکر کی سربراہی میں ایک سات رکنی کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی کے کل سات اجلاس منعقد ہوئے جن کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی گئیں۔

کمیٹی کی سفارشات

۱) درس کی مدت ستر دن سے بڑھا کر ۹۰ دن کی جائے
۲) ایک استاد کا اضافہ کیا جائے
۳) طلباء کے درمیان ہم آہنگی نہیں ہے لہٰذا طلباء کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں
۴) داخلہ اور امتحانات کے سلسلے میں ایک بورڈ تشکیل دیا جائے۔
۵) جامعہ کا ہر سال پراسپکٹس جاری کیا جائے۔
۶) آئندہ پختہ ذہن کے حامل نو عمر لڑکوں کو داخلہ دیا جائے
۷) جامعہ کی ایک الگ فنانشل کمیٹی بنائی جائے

محمد اسحاق شاکر
مرکزی جنرل سیکرٹری
نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن
پاکستان کراچی

تعزیتی اجلاس

• تحریک اتحاد نوربخشیہ شگر کراچی زون کے زیر اہتمام ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں تحریک ھذا کے مخلص و جان نثار کارکن احمد خان شگری (وائس چیرمین مشاورتی کونسل) کی اچانک رحلت پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم کی اچانک وفات سے تحریک اتحاد نوربخشیہ شگر کے اراکین بہت افسردہ ہیں۔ تمام اراکین تحریک ھذا مرحوم کے والدین کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں آمین

تحریک اتحاد نوربخشیہ شگر
کراچی زون

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن ہوشے یونٹ کا سالانہ انتخاب

۸ جنوری ۱۹۹۳ء کو نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن ہوشے یونٹ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں ممتاز سماجی کارکن محمد اسلم، نمبردار ذاکر حسین اور مظاہر حسین ممبر یونین کونسل نے شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز سید انور علی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اجلاس میں ۱۹۹۳ء کے لیے درج ذیل عہدیداروں کو متفقہ طور پر منتخب کیا گیا۔

صدر غلام حسین تبسم عبدالکریم نائب صدر ابراہیم خلیل۔ جنرل

سیکرٹری نثار حسین غازی۔ ڈپٹی جنرل سیکرٹری علی حسن چیف آرگنائزر ذوالفقار علی نشرواشاعت سیکرٹری محمد ابراہیم ڈپٹی نشرواشاعت سیکرٹری غلام عباس۔ آفس سیکرٹری محمد مہدی۔ ڈپٹی آفس سیکرٹری علی حسن فنانس سیکرٹری محمد ابراہیم پروانہ۔ ڈپٹی فنانس سیکرٹری حسن راشد۔ رابطہ سیکرٹری محمود حسن ڈپٹی رابطہ سیکرٹری محمود حسن ڈپٹی رابطہ سیکرٹری غلام علی۔ جوائنٹ سیکرٹری

مرضی گنڈ میں مدرسہ ضیاء العلوم صوفیہ نوربخشیہ رجسٹرڈ کا قیام

۲۸ دسمبر ۱۹۹۳ء کو مرضی گنڈ میں مدرسہ ضیاء العلوم صوفیہ نوربخشیہ کے نام سے ایک دینی مکتب کا افتتاح ہوا اس موقع پر مدرسہ کے ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ کا انعقاد ہوا جلسہ کا آغاز محمد ابراہیم ساجد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اس موقع پر نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے صدر صوبیدار ریٹائرڈ غلام مہدی نے حضرت علی علیہ السلام اور شاہ ہمدان کی زندگی کے حالات پر روشنی ڈالی اور مرضی گنڈ کے عوام پر زور دیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کریں تاکہ وہ دینی علوم سے مستفید ہوں صدر جلسہ آغا سید زاہد حسین الموسوی نے نوجوانوں میں علمی بیداری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس دور میں نوجوان ہی اس غریب مسلک کے لیے کچھ کر سکتے ہیں عوام نے نوجوانوں سے بہت توقعات وابستہ رکھی ہیں۔ اس موقع پر حوالدار علی حسین نے مدرسہ کے لیے پانچ ہزار اور محمد ابراہیم نے ایک ہزار روپے دینے کا اعلان کیا۔

نثار علی سیکرٹری نشرواشاعت
نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن
مرضی گنڈ

شاہ ہمدان سٹوڈنٹس فیڈریشن گلاب پور کا سالانہ انتخاب

یکم جنوری ۱۹۹۳ء کو شاہ ہمدان سٹوڈنٹس فیڈریشن گلاب پور شگر کا سالانہ انتخاب عمل میں آیا جس میں درج ذیل عہدیداروں کا انتخاب کیا گیا۔

صدر مولانا محمد اسماعیل صاحب
نائب صدر مظفر علی خان
جنرل سیکرٹری اکبر جاوید ابدالی
جوائنٹ سیکرٹری فدا حسین ابدالی
آفس سیکرٹری فدا حسین ابدالی
سیکرٹری نشرواشاعت احسان علی حسین معصوری
خزانچی ملا مہدی سانی
رابطہ سیکرٹری محمد حسین صوفی
سیکرٹری محاصل محمد نثار شکوری
ڈپٹی سیکرٹری محمد خان ابدالی

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن سینویونٹ کا انتخاب

سب ڈویژن مشہ بروم کے موضع سینو میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن سینو کا سالانہ انتخاب عمل میں آئے۔ اس میٹنگ میں درج ذیل عہدیداروں کو ایک سال کے لیے منتخب کیا گیا۔

صدر محمد حسین مشر
سینئر نائب صدر آخوند مراد علی
نائب صدر آخوند رضا مشر
جنرل سیکرٹری محمد ابراہیم مشر
ڈپٹی جنرل سیکرٹری خلیل احمد
فنانس سیکرٹری مہدی علی
ڈپٹی فنانس سیکرٹری حوالدار علی
سیکرٹری نشرواشاعت غلام عباس تمنا

کونسل آف گائیڈنس

سید زاہد حسین الموسوی غلام حیدر حاجی محمد ڈاکٹر یوسف مہدی سرکردہ محمد علی حوالدار

اعلان

نوائے صوفیہ کا
عظیم الشان ہمدان نمبر

کشمیر اور بلتستان میں دین اسلام کے اولین داعی اور سلسلۂ الذہب الصوفیہ کے عظیم بزرگ شاہ ہمدان سید علی ہمدانیؒ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے نوائے صوفیہ ایک نہایت ہی گراں قدر نمبر شائع کر رہا ہے جس میں شاہ ہمدان کی حیات اور تعلیمات پر تحقیق کرنے والے تمام بین الاقوامی شہرت کے حامل سکالرز کی بیش بہا نگارشات شامل ہوں گی۔ یہ نمبر ایک مستقل اور جامع کتاب کی حیثیت رکھے گا اور شاہ ہمدان پر ریسرچ کرنے والوں کے لیے ایک حوالہ جاتی کتاب (Reference book) کی حیثیت کا حامل ہو گا۔

علماء کرام سے درخواست ہے کہ اگر وہ بھی اپنی نگارشات اس نمبر میں شامل کرنا چاہیں تو جناب غلام حسین معروفی صاحب کو ارسال کریں۔ صرف انہی مضامین کو جگہ دی جا سکتی ہے جو تحقیق اور جستجو سے تیار کیے گئے ہوں اور علمی اہمیت کے حامل ہوں۔

چونکہ یہ نمبر نہایت محدود تعداد میں شائع کیا جائے گا اس لیے خواہش مند حضرات اپنے آرڈرز پہلے ہی بک کروالیں نیز مبلغ پچاس روپے کتاب کی پیشگی قیمت بھی ارسال کریں۔ کتاب کی حتمی قیمت کا تعین طباعت کے مراحل طے ہونے کے بعد اس پر آنے والی لاگت کے مطابق ہو گا۔ اور خواہش مند حضرات کو بذریعہ وی۔پی۔پی ارسال کی جائے گی۔ چنانچہ تمام خواہش مند حضرات اپنے پتے واضح طور پر تحریر کریں۔

(ادارہ)

اعلان

جو کاروباری حضرات اپنے کاروبار کو فروغ دینا چاہیں وہ اپنے اشتہارات نوائے صوفیہ میں شائع کروا سکتے ہیں۔ شرح فیس کا تعین جلد کر دیا جائے گا جو بازار کی نرخوں کے لحاظ سے مناسب ہو گی۔

خوش ذوق حضرات کے لیے نوید روح افزا

بلبل تصوف جناب الحاج مولوی محمد علی مرحوم و مغفور کی پرسوز آواز میں مشرب ہمدانیہ کا مقبول ترین وظیفہ اوراد فتحیہ PMC کی آڈیو کیسٹ پر H1-F1 ریکارڈ / ڈب ہو کر منظر عام پر آگیا ہے۔ ہدیہ مبلغ -/۳۰ روپے ہے۔ کیسٹ صفہ لائبریری (اسلام آباد) سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

محمد علی شجاع جنرل سیکرٹری
نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن اسلام آباد

جن مستقل خریداروں نے اپنے پتے ارسال نہیں کیے ان سے گزارش ہے کہ وہ جلد ہمیں اپنے پتے بھیج دیں تاکہ رسالہ انھیں بروقت بھیجا جا سکے۔

قارئین کے خطوط

ایڈیٹر کا مراسلہ نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے

نوائے صوفیہ کے بارے میں جتنا سنا تھا اس سے کہیں بہتر پایا پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ مسلک صوفیہ نور بخشیہ میں بھی اچھے اچھے قلم کار موجود ہیں یہ تبلیغی رسالہ ہر ایک مسلمان کے لیے بہت ہی کار آمد ہے اس رسالہ میں قارئین کے خطوط اور مستقل خریداروں کی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ رسالہ جوان نسل اور طالب علموں میں زیادہ پڑھا جاتا ہے لہٰذا حتی الامکان سلیس اردو میں لکھا کریں تاکہ ہر قاری آسانی سے سمجھ سکے۔

جابر برادی
حال کویت

○

میں اس مذہب حقہ کا ایک ادنیٰ خادم ہوں اور اسکی خدمت کا جذبہ دل میں ہمیشہ موجزن رہتا ہے یقیناً نوائے صوفیہ علم و فن کو عام کرنے اور بزرگان سلف کی علمی دینی اور روحانی خدمت سے لوگوں کو بہرور کرنے کا ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔ رسالہ کا معیار اب کافی اچھا ہوا ہے اس بارے میں کچھ عرض کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہو گا۔ میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ ہماری اکثریت کو رسالہ کا انتظار صرف اس لیے ہوتا ہے کہ علامہ صاحب فقہی مسائل اور مجموعہ شریعت محمدیہ کے عنوان سے کیا کیا تحریر فرماتے ہیں۔ آج کا دور انتہائی پیچیدہ دور ہے ہر ہر لمحہ مسائل درپیش رہتے ہیں گو کہ علامہ موصوف نے بہت مختصر تحریر فرمایا ہے لیکن اسے کم نہیں کہہ سکتا کیونکہ ہمارے لیے ہر ہر لفظ انمول ہے۔

نجف علی بلغاری
مدرس ایف جی ماڈل سکول خپلو

○

رسالہ کا بڑھتا ہوا معیار اور آپ سب کی محنت و خلوص اور بے لوث دینی خدمات ہمارے لیے باعث اطمینان و سکون ہے آپ لوگوں نے جن مشکلات کے باوجود رسالہ کو جاری رکھا ہوا ہے یہ دین دوستی کا بہت بڑا ثبوت ہے یہ رسالہ نور بخشیوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے اور دینی معلومات فراہم کرنے کا واحد ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔

طالب علم محمد الیاس خپلو برقمن

○

نوائے صوفیہ نظروں سے گزرا پڑھ کر اتنا خوش ہوا کہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا نور بخشی قوم میں ذہنی انقلاب کی ایک پر تاثیر روح پھونکنے کے لیے نوائے صوفیہ کی اشاعت کو دل کی گہرائیوں سے سراہتے ہیں اور امید دلاتے ہیں کہ اس کار خیر میں آپ لوگوں کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے کیونکہ یہ رسالہ خواب خرگوش میں مدہوش قوم کی بیداری اور تبلیغ کا واحد ذریعہ ہے ڈاکٹر غازی صاحب کا مضمون تفکر و تذکر بے حد پسند آیا۔

محمد باقر طالب علم
ڈگری کالج سکردو

○

نوائے صوفیہ پڑھنے سے کئی معیاری مضامین کے علاوہ مختلف مسائل سے آگاہی ہوئی خدا اس رسالہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین قارئین کے خطوط میں برادر محمد ایوب شگری کا خط نہایت اہمیت کا حامل ہے اس سلسلے میں نوائے صوفیہ کی خبر پر شگر حشوپی میں یوم شاہ سید محمد نور بخشی کا انعقاد اور علماء نور بخشیہ کی حوصلہ افزائی مستحسن اقدام ہیں۔ ایسے جلسوں سے وہاں کے نور بخش عوام کی حوصلہ فزائی ہو گی۔ شگر کے غیور عوام خصوصاً نوجوان تعلیم یافتہ حضرات سے بھی ہمدردانہ گزارش ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں جا کر وہاں کے عوام کو بکھرنے سے بچائیں اور دین دوستی کا ثبوت دیں۔

ٹی آر محسن
یعقوب علی نور بخشی ٹیلیریاٹ کراچی

آنجہ نوائے صوفیہ میں "آسان" باسعنی علمی اور تحقیقی اہمیت کے حامل مضامین کو زیادہ جگہ دیں نور بخشی کتابوں کی عدم دستیابی اور علماء کی کمی ہمارے لیے مسائل پیدا کر رہی تھی لیکن نوائے صوفیہ کے اجراء سے اس کمی کا ازالہ ہوا ہے۔ نور بخشی بھائیوں سے اپیل ہے کہ وہ نوائے صوفیہ کو جاری و ساری رکھنے کے لیے مالی اور لسانی تعاون سے گریز نہ کریں۔

فدا حسین حالی
صدر نور بخشیہ یوتھ
فیڈریشن کھرکوہ لر

نوائے صوفیہ کا بڑھتا ہوا معیار ہمارے لیے فخر کا باعث بنتا جا رہا ہے میری دعا ہے کہ یہ رسالہ ہمیشہ جاری و ساری رہے آمین خط کے ساتھ مضمون بھی منسلک ہے بغیر کانٹ کا چھانٹ کے شائع کریں۔

مراد علی مرضی آبادی
مرکزی فنانس سیکرٹری
نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن کراچی

ادارہ نوائے صوفیہ کو مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے رسالہ مسلسل شائع کرنے میں یہ ادارہ کامیاب رہا ہے رسالہ کے لیے ایک مضمون پیش خدمت ہے

محمد اسحاق شاکر
مرکزی جنرل سیکرٹری
نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان

نوائے صوفیہ میں شائع ہونے والے مضامین معیاری اور معنی خیز ہیں لیکن تین ماہ کا انتظار ہمیں پریشان کر دیتا ہے نوائے صوفیہ کی باتیں دل میں اتر جاتی ہیں یہ رسالہ ترجمان نور بخشیہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے

فدا علی
دوکان نمبر ۱ کورو بلتستان

نوائے صوفیہ پڑھنا نصیب ہوا جس میں تفکر و تذکر، تعارف تصوف، شاہ ہمدان اور اسلامی معاشرہ کی تشکیل احوال پیر سید عون علی مرحوم، اسمائے الہی سے علاج، سفر سالکین تعارف، تبصرہ کتب اور دنیائے تصوف کی خبریں پڑھ کر نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ نوائے صوفیہ کو اتحاد و اتفاق پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرنا چاہیے آئندہ شماروں میں تنقیدی جائزے پیش نہ کریں تو مناسب ہو گا ایک مضمون ارسال خدمت ہے امید ہے کہ شائع کریں گے اور نوائے صوفیہ کو ماہنامہ بنانے کی کوشش کریں۔

سید نواز حسین۔
خطیب خانقاہ معلی
گلاب پور شگر

عرصہ تین ماہ کے طویل وقفہ کے بعد رسالہ نوائے صوفیہ موصول ہوا آپ یقین کریں کہ یہ تین ماہ میرے لیے تین سال کے برابر تھے رسالہ پڑھ کر بہت خوشی حاصل ہوئی ماشاء اللہ رسالہ کا ہر مضمون قابل تعریف تھے خصوصا ایک خبر پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ نوائے صوفیہ کو ماہنامہ بنایا جا رہا ہے انجمن فلاح و بہبود گلشن کبیر ہر قسم کے تعاون کے لیے تیار ہے۔

محمد عبد اللہ، نائب خزانچی
انجمن فلاح و بہبود گلشن کبیر

نوائے صوفیہ کا مطالعہ کیا اس میں شامل مضامین معیاری تھے ایسے مضامین سے اہل علم میں علمی ذوق پیدا ہو گا اور کئی اہل قلم پیدا ہوں گے ایک مضمون خط کے ساتھ منسلک ہے شائع کرنے کی کوشش کریں۔

غلام نبی کوروی
گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول گلگت

نوائے صوفیہ کا شروع سے قاری ہوں تازہ شمارہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہر مضمون اپنی جگہ بہت معیاری تھا مذہب حقہ کے خلاف اشاعتی یلغار جیسے مفید مضامین سے ہماری آنکھیں کھل جانی چاہیں۔

محمد علی منظم سینوی
گلشن اقبال کراچی

اہل نور بخشیہ کا واحد ترجمان نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں یہ مجلہ صرف اہل نور بخشیہ ہی نہیں بلکہ سب اہل اسلام شوق سے پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے مذہب نور بخشیہ کی تمام خوبیاں سامنے آجاتی ہیں رسالے میں شامل مضمون میں احوال و اقوال پیر طریقت سید عون علی پسند آیا' علامہ بشیر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ رسالہ میں قرآن شریف کا ترجمہ و تشریح بھی پیش کریں۔

نجم الدین صوفی کورنگی
کراچی

اہل نور بخشیہ کا ہر دلعزیز احیائے تصوف کا علمبردار نوائے صوفیہ پڑھنے کا اتفاق ہوا رسالے کے تمام مضامین بہت ہی معیاری تھے خط کے ساتھ ایک مضمون منسلک ہے شائع کر کے حوصلہ افزائی فرمائیں۔

سید علی مرزا
ہائی اسکول ڈغونی

میں شروع سے نوائے صوفیہ کا قاری ہوں یہ رسالہ نور بخشی عوام میں مذہبی اور اخلاقی جذبہ اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے یہ رسالہ معلومات کا خزانہ ہے اس کا مطالعہ کرنے میں لطف آتا ہے۔

غلام محمد غالب کھرکوی
ڈگری کالج سکردو

بندہ کو نوائے صوفیہ بہت پسند آیا۔ لہٰذا آئندہ مجھے بھی نوائے صوفیہ بھیجا کریں چار قسطوں کی قیمت ایڈوانس ارسال ہے۔

سید شہاب الدین ساقی
ستروپی خپلو

• بڑے افسوس کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ میں نے ایک مضمون تصوف نور بخش کے عنوان سے بھیجا تھا تقریباً سات مہینے گزر چکے ہیں

مگر میرا مضمون ابھی تک شائع نہیں کیا ہے یوں میری حوصلہ افزائی کی بجائے مجھے مایوسی کا شکار کر دیا ہے لہٰذا التماس ہے کہ اگلے شمارہ میں شامل اشاعت کر کے مایوس دل کو حوصلہ دیں بڑی مہربانی ہوگی نوائے صوفیہ کا ہر شمارہ پچھلے شمارے سے معیاری اور بہتر ہو رہا ہے

ممتاز حسین طالب علم
ڈگری کالج سکردو

رسالہ نوائے صوفیہ پوری ملت نور بخشیہ کا واحد ترجمان احیائے تصوف کا علمبردار اور نوجوان نسل کو مذہب حقہ کی طرف راغب کرنے کا واحد ذریعہ ہے رسالہ میں تصوف کے موضوع پر زیادہ سے زیادہ مضامین شامل کریں تاکہ اہل تصوف اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ورد و وظائف عمل و عبادات اور نوافل بجالا کر سچے صوفی بن سکیں۔

غلام علی نوری
اکاؤنٹس A-C آفس تھگس

نوائے صوفیہ کا شروع سے قاری ہوں' علامہ بشیر صاحب کا مضمون فقہی مسائل اور صفحہ سائنس بڑی اہمیت کے حامل ہیں باقی مضامین بھی بہت ہی معیاری تھے علامہ صاحب نور بخشی قوم کے محسن ہیں لہٰذا علامہ صاحب کے مضامین زیادہ سے زیادہ شامل کریں۔

ڈاکٹر محمد یوسف
سینو بلتستان

میں نوائے صوفیہ کا ایک ننھا منا قاری ہوں نوائے صوفیہ کے تمام مضامین معیاری تھے خصوصاً ذاکر حسین کا ہدیہ عقیدت بحضور شاہ ہمدان بہت پسند آیا باقی مضامین بھی اپنی مثال آپ تھے۔

غلام عباس
جماعت چہارم عسکری گون

جناب مدیر صاحب نوائے صوفیہ پڑھنے کو ملا لیکن الفاظ پیچیدہ ہونے کی وجہ سے پڑھتے ہوئے بہت مشکلات پیش آئیں اور بڑے

لوگوں سے مدلیجی پڑی سید ابن حسن کاظمی کا مضمون بہت ہی پسند آیا۔

شاہد علی جماعت سوم
سینو محلہ تر پچگی گورمنگ

نوائے صوفیہ پر تبصرہ نہ لکھنا خیانت کے مترادف ہو گا مضامین دن بدن معیاری ہوتے جا رہے ہیں لیکن اغلاط بھی زیادہ ہیں اس ضمن میں مستقل خریداروں کی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔ اس پرچہ میں اخلاقی بحران" مسلک نور بخشیہ کے خلاف اشاعتی یلغار خصوصی طور پر قابل تعریف مضامین ہیں

محمد بشیر کوروی (خپلو)

اس عالم رنگ و بو میں جتنے بھی مکاتب فکر ہیں ہر کوئی اپنی تعلیمات و عقائد کے پرچار کے لیے مختلف قسم کے اخبارات اور رسالوں کا سہارا لیتے ہیں اور بڑے پیمانے پر اپنے نظریات کو صفحہ قرطاس پر منتقل کر کے خدمت دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اس اہم ضرورت کو ادارہ نوائے صوفیہ نے محسوس کیا اور نوائے صوفیہ کا اجراء کر کے پوری ملت نور بخشیہ پر عظیم احسان کیا ہے جس کے لیے پوری قوم احسان مند ہے۔

آخوند محمد حسین کاشف
صدر نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن
ڈغونی بلتستان

مذکورہ بالا خطوط کے علاوہ درج ذیل قارئین کی جانب سے بھی خطوط موصول ہوئے ہیں جو جگہ نہ ہونے کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے۔ اس کے لیے ادارہ معذرت خواہ ہے۔

۱۔ مولانا خادم حسین پندوی مالی شگر
۲۔ محمد اقبال کرثی وم سم
۳۔ علی حسین تروپہ شگر
سجاد حسین بلغاری مظفر آباد
محمد ابراہیم خانقاہ گرونگ
موسیٰ دلشاد کورو فرول
محمد یونس منڈوق خپلو بالا
انور علی تقدوم کورو فرول
بابو محمد تقی شگری
غلام مہدی شہباز جنرل سیکرٹری
نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن کھرکوہ
سید حمایت حسین گلشن کبیر
ابن اخوند خپلو
موسیٰ خان براہوی
مولوی عبدالحمید نیچر ہائی اسکول تھگس
آخوند نثار علی شگر گلاب پور
سید علی خپلوی لاہور
سید نسیم حجازی تھگس
غلام حسن نور بخش
آخوند عبدالعزیز فزنگ باگما شگر
محمد علی جوہر محمود آباد کورو
غلام مہدی بلگو قائم مقام صدر
نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان
قاچو غلام عباس قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور
محمد باقر گلشن ٹاؤن کورو
سلیم اللہ کوروی سکردو

بقیہ :- امراض قلب اور ذکر الٰہی

اللہ پاک نے فرمائی سورۃ الفیل اس کی دلیل ہے۔ جبکہ قلب مومن بھی بیت اللہ ہے۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کائنات میں کہیں بھی نہیں سما سکتا سوائے قلب مومن کے جب مومن کا دل ہی اللہ پاک کی قیام گاہ ہو تو دل بھی بیت اللہ شمار ہو گا اللہ پاک نے اسی لیے مسلمان کے دل کا انتخاب نہیں کیا مومن کے دل کو منتخب کیا ہے اگر کوئی شخص امراض دل میں مبتلا ہے تو یقیناً اس کا دل بیت اللہ نہیں بلکہ مندر ہے۔

یقیناً ملت صوفیہ نور بخشیہ دعوۃ الصوفیہ پر عمل کرتے ہوئے اللہ پاک کے اس آیات کریمہ کی پیروی کر رہے ہیں یہ کرشمہ قدرت ہے کہ آج تک کوئی نور بخشی فرد اس موذی مرض میں مبتلا نہیں ہوا۔ اللہ پاک ہم سب کو اپنے دلوں کو بیت اللہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

(گذشتہ سے پیوستہ)

فہرست خریداران نوائے صوفیہ

(۱۱۶) لائبریری نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن خانوکھا بلغار
(۱۱۷) ڈاکٹر رجب علی تھگس
(۱۱۸) سید علی شاہ خانقاہ معلی حشوپی شگر
(۱۱۹) علی خان سب انجینئر سرمیک
(۱۲۰) غلام حسین بلتستانی گارڈن روڈ کراچی
(۱۲۱) نثار حسین آرزو کورو (ستو)
(۱۲۲) مہدی حسن لیوا عکسویر کراچی
(۱۲۳) ماسٹر محمد اسحاق صاحب سلترو
(۱۲۴) فدا علی سلترو
(۱۲۵) سید شہاب الدین خپلو
(۱۲۶) نجف علی بلغاری ماڈل سکول خپلو
(۱۲۷) محمد تقی شگری NLI
(۱۲۸) غلام رسول طالب علم کو تھنگ بالا شگر
(۱۲۹) مولانا شکور علی انور گلگت
(۱۳۰) غلام رسول سینوی NLI
(۱۳۱) ایک نامعلوم شخص نے مبلغ ۳۰ روپے
(۱۳۲) ایک نامعلوم شخص نے مبلغ ۳۰ روپے
(۱۳۳) محمد بشیر مدرس خپلو پائین
(۱۳۴) صوبیدار (ریٹائرڈ) غلام رسول خپلو بالا
(۱۳۵) محمد سلیم پٹواری خپلو پائین
(۱۳۶) ماسٹر محمد حسن سترونپی
(۱۳۷) محمد سلیم ADI خپلو پائین
(۱۳۸) صوبیدار (ریٹائرڈ) غازی علی خپلو بالا
(۱۳۹) غلام حسن حسنو خپلو پائین
(۱۴۰) ذاکر علی پیش امام خپلو بالا
(۱۴۱) بابو محمد علی بلترو تھلے
(۱۴۲) شکور علی مدرس سرگیپ خپلو

(۱۴۳) محمد اسماعیل سپرنٹنڈنٹ NAPWD گنگھ
(۱۴۴) کاچو حسن خان ہیڈ کلرک خپلو بالا
(۱۴۵) حاجی محمد یوسف صاحب خپلو پائین
(۱۴۶) حاجی محمد حسین مدرس ہائی سکول ڈغونی
(۱۴۷) غلام محمد مدرس -----
(۱۴۸) مولانا شیر علی مدرس -----
(۱۴۹) بوا شمس الدین U.D.C ----
(۱۵۰) ماسٹر عبدالکریم مدرس ہائی اسکول ڈغونی
(۱۵۱) غلام حسین مدرس محلہ حیدر آباد ڈغونی
(۱۵۲) محمد آمین مدرس محلہ ماریونگ بلغار
(۱۵۳) نذیر حسین ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول تھلے
(۱۵۴) غلام حسین نورانی مدرس ہائی اسکول تھلے
(۱۵۵) بوا ابراہیم یار کھور تھلے
(۱۵۷) غلام حسین مدرس ----
(۱۵۸) غلام علی احمت مدرس -----
(۱۵۹) حسن مدرس -----
(۱۶۰) محمد بشیر مدرس ہائی اسکول تھلے
(۱۶۱) ڈاکٹر یوسف ہزگوس تھلے
(۱۶۲) سید ذاکر حسین وائس پرنسپل ماڈل سکول خپلو
(۱۶۳) غلام محمد U.D.C ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفس خپلو
(۱۶۴) سید نظام الدین صاحب خپلو
(۱۶۵) سید شمس الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول تھگس
(۱۶۶) سید جعفر شاہ ہیڈ کنسٹیبل خپلو چھوربٹ
(۱۶۷) محمد ابراہیم مدرس ہائی سکول سکہ چھوربٹ
(۱۶۸) غلام مہدی مدرس مڈل سکول سلینگ
(۱۶۹) حاجی احمد ہیڈ ماسٹر سکول خپلو بالا
(۱۷۰) محمد موسیٰ اوورسیئر محلہ ماپی خپلو

(۱۷۱) سید محمد شاہ مدرس نور ہائی اسکول گچھو
(۱۷۲) اصغر علی مدرس نور ہائی سکول گچھو
(۱۷۳) مولانا عبدالحمید مدرس ہائی اسکول تھگس
(۱۷۴) نذیر حسین سٹینو ٹائپسٹ L.B'RD چلو

بقیہ آئندہ شمارہ میں

بقیہ تعلیمات اسلامیہ صوفیہ (نوربخشیہ) اور علماء کرام کی ذمہ داریاں

نصاب ہی رائج نہیں ہے۔ نہ کوئی امتحان اور ترقی دینے کی رسم ہے اور نہ ہی کوئی ریکارڈ رکھا جاتا ہے اس قسم کے نام نہاد اداروں سے ایسے آئمہ تو نکلتے ہیں۔ جن کے بارے میں شاعر مشرق فرماتے ہیں

قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے؟
اس کو کیا جانیں یہ بے چارے دو رکعت کے امام

لیکن کوئی بڑا خطیب، شاعر، مصنف، فنی ماہر، سیاست دان اور دانشور نہیں نکلتا۔ جن کی قوم کو فی الواقع ضرورت ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ صوفیہ نوربخشیہ وہ پاک دین اور ضابطہ حیات ہے۔ جو ہر قسم کی بدعات، غلو اور باطل خیالات سے پاک ہے۔ اس سلسلہ پاک سے وابستہ بزرگوں کی تصانیف میں وہی احکام و مسائل مندرج ہیں جو عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں معمول رہے تھے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کی تبلیغ کی جائے اور اس کی کتابوں کو عام کیا جائے۔ اس ضمن میں علماء کرام کو بھرپور کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو دین حق کی خدمت کرنے اور صحیح معنوں میں اس کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دیجئے۔ آمین

بقیہ فقہی مسائل

فقہ احوط اور دعوت صوفیہ میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ لہٰذا آپ کو اس بارے میں تشویش میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

س: اگر کوئی باپ اپنی بیٹی کو اس کی مرضی اور چاہت کے بغیر کسی کے نکاح میں دے دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

سائل ابوذر غفاری تھی چلوبالا

ج: باپ شرعاً ولی مجبر ہے۔ لہٰذا وہ اپنی کمسن لڑکیوں کو ان کی مرضی کے بغیر خود اپنی مرضی اور صوابدید کی بنا پر دوسروں کے عقد نکاح میں دے سکتا ہے تاہم بالغ ہونے کے بعد ان کو باپ کی کارروائی پر رضامند ہونے یا اس فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ لڑکی اگر بالغ اور عاقلہ ہو تو اس کی مرضی اور چاہت کے بغیر کسی کے عقد نکاح میں دینا شرعاً ظلم ہے جیسا کہ فقہ احوط میں مذکور ہے۔ پس اگر کسی بالغ اور عقلمند لڑکی کے واضح انکار کے باوجود باپ نے جبراً اس کو کسی کے عقد نکاح میں پرو دینے کا اقدام کیا ہو تو وہ ظالم ٹھہرے گا اور قانون شرعی کی چارہ جوئی کے نتیجے میں اس باپ کو پشیمان ہونا پڑے گا۔

س: کیا رات کو نماز تراویح کی ادائیگی نہ کرنے سے روزہ بطلان سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ سائل محمد اسلم گلاب پور شگر ایف جی بوائز سیکنڈری سکول نمبر ۳ جی ایٹ ون اسلام آباد

ج: رات کو نماز تراویح کی عدم ادائیگی روزے کے بطلان کی موجب نہیں ہے بلکہ اس سے آدمی ثواب سے محروم ہو جاتا ہے روزے کی صحت پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا۔

بقیہ:- فقہ احوط نقیب اتحاد بین المسلمین

صد یقین رکھتا ہے دراصل انہوں نے جو کچھ بھی لکھا وہ کوئی نئی چیز نہیں تھی بلکہ حقیقی علم و عرفان کی دولت سے بہرہ ور علماء ہمیشہ سے انہی باتوں پر عمل کرتے آئے تھے۔ یہ تعلیمات سلسلہ ذہب کے بزرگوں سے یکے بعد دیگرے سینہ بہ سینہ منتقل ہوئی آپ کے سینہ انور میں پہنچیں۔ یہی سبب ہے کہ آپ نے بلا شک و شبہ حضور کے زمانے میں رائج محمدی شریعت کو ہو بہو بیان کرنے کا دعویٰ کیا ہے اور یہی چیز فقہ احوط کو دیگر فقہی کتابوں سے ممتاز بناتی ہے۔

اس جانب شاعر مشرق نے بھی اشارہ کیا ہے۔

حیات جاویداں اندر یقین است
رہ تخمین و ظن گیری بمیری

یعنی دائمی زندگی صرف یقین سے وابستہ ہے مگر تم نے شک کی راہ اختیار کی تو تیری موت واقع ہو گی۔

پس چہ باید کرد

پس حق پرستوں کو چاہیے کہ وہ علم الیقین، حق الیقین اور عین الیقین کی کیفیات پیدا کریں۔ تحقیق و جستجو کو اپنا شیوہ بنائیں اور غوث المتاخرین کی تعلیمات کی روشنی میں اتحاد بین المسلمین کے لیے مثالی کردار ادا کر کے ان کے خواب کی شرمندہ تعبیر بنائیں۔

اپیل

برادران ملت سے مخفی نہیں ہے کہ بلتستان کے بزرگان نور بخشیہ کے علمی کارنامے سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں لیکن جغرافیائی' سیاسی اور معاشی وجوہات اور مخصوص ماحول کی بناء پر ان بزرگوں کا علمی و ادبی سرمایہ یا تو تلف ہو گیا ہے یا کمیاب و نایاب ہے۔ خوش قسمتی سے راقم کی کوششوں کی بدولت مستند ترین نور بخشی تاریخی کتاب تحفۃ الاحباب کا اردو ترجمہ برادرم محمد رضا صاحب کر رہے ہیں خلاصۃ المناقب اب منظر عام پر آگئی ہے۔ ابو الحسن تحیلں کی تاریخ بلتستان پر مشتمل کلیات دستیاب ہو گئی ہے۔ بلتستان کے سب سے بڑے عالم مصنف اور شاعر اخوند سلطان علی بلغاری کی زاد البنان اور بوق بوق نامہ کے قلمی نسخے دستیاب ہو گئے ہیں۔ ان کے علاوہ شاہ ہمدان اور میر محمد نور بخش کی بیسیوں کتب و رسائل کے نسخے ملے ہیں۔

قلمی نسخہ جات کی چھان بین اور تلاش و جستجو کے دوران راقم کو یہ تجربہ ہوا ہے کہ قلمی کتابوں پر عموماً نام اور صفحہ نمبر نہیں ہوتے۔ بعض کے اول و آخر ناقص بعض کے اوراق منتشر ہوتے ہیں۔ انہیں باریک بینی سے دیکھنے پرکھنے اور پڑھنے کے بعد مکمل اور قابل استفادہ بنایا جا سکتا ہے۔

قارئین نوائے صوفیہ سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں سے کوئی قلمی کتاب یا اوراق دستیاب ہوں تو درج ذیل پتوں پر یا مقامی نور بخشی یوتھ فیڈریشن کے دفتر میں جمع کرائیں۔

۲۔ راقم تذکرہ مشائخ نور بخشیہ کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھ رہا ہے۔ جو اندازاً بڑی تقطیع کے پانچ ہزار صفحات پر مشتمل ہو گی۔ یہ کتاب سلسلہ نور بخشیہ کے مکمل دائرہ المعارف (انسائکلو پیڈیا) کی حیثیت رکھے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میر شمس الدین عراقی تک تمام بزرگوں کے احوال و اقوال اور آثار تحریری صورت میں ملتے ہیں۔ بعض بزرگوں کے بارے میں بلتستان کے موجودہ بوڑھے لوگ بہت کچھ جانتے ہیں۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایسی معلومات کو ضبط تحریر میں لا کر راقم کو فراہم کریں گے۔

۳۔ بلتستان کے تمام مواضعات میں آستانے (مزار) موجود ہیں۔ یہ ان بزرگوں کی آخری آرام گاہ [illegible]وں نے بلتستان میں اشاعت و استحکام اسلام کے سلسلے میں گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ یہ مزارات آج بھی علاقے کے لوگوں کی امیدوں کا مرکز ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ ان کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔ راقم ان معاونین کا شکر گزار ہونے کے علاوہ حقیر سا معاوضہ (رائلٹی) بھی ادا کرے گا۔

پتے یہ ہیں

۱۔ اخوند محمد حسین میر واعظ مرکزی جامع مسجد نور بخشیہ سکردو

۲۔ غلام حسن سنو برانٹ لائبریری خپلو بلتستان

اپیل

نوائے صوفیہ جو اہل تصوف کا واحد ترجمان ہے۔ مالی مشکلات کے باوجود اب تک باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی گلشن تصوف کی آبیاری کرتا رہے گا۔ تاہم اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ فنڈ کی کمی کی وجہ سے اکثر اس کی اشاعت التواء کا شکار ہو جاتی ہے۔

اگر چند اہل دل اور مخیر احباب نے وقتاً فوقتاً مالی امداد کر کے رسالے کو مالی بحران سے نکالا ہے مگر یہ کوئی مستقل حل نہیں ہے۔

نوائے صوفیہ کی انتظامیہ کا ارادہ ہے کہ اس رسالے کی باقاعدہ اور بروقت اشاعت کو یقینی بنانے کے لیے ایک کمپیوٹر اور کمپوزنگ مشین خریدی جائے تاکہ روایتی کتابت پر اٹھنے والے اخراجات اور وقت کی بچت ممکن ہو سکے۔ اور رسالہ کو ماہنامہ بنانا بھی ممکن ہو سکے۔ لہٰذا دین اسلام سے حقیقی لگاؤ رکھنے والے مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ ادارہ نوائے صوفیہ کے ساتھ دل کھول کر مالی تعاون کریں۔ آپ اپنی رقم یا چیک مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر اور پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔

فلیٹ نمبر ۲ بلاک نمبر ۱۴	اکاؤنٹ نمبر ۵۸۰۷-۸
کیٹگری IV آئی ایٹ I	UBL Sectt
اسلام آباد	اسلام آباد
	ادارہ ....

نوائے صوفیہ اسلام آباد

تم میں ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے ، بھلائی کا حکم دیا کرے اور برائی سے روکے ، اور یہی لوگ (دنیا اور آخرت میں) کامیاب وکامران ہیں ۔۔ (القرآن)



نشرواشاعت

انجمن محمدیہ بلتستانیہ (رجسٹرڈ) اسلام آباد